

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
 ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله



الحمد لله الذي هدانا لهذا  
 ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
 ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

وَأَنذِرْ بِلِقَاءِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتُ السَّحَابُ ظَدِيراً  
 خَالِياً مِنْ غُطَاةٍ يُسْفِكُونَ  
 حضرت آدم سے لے کر اس زمانہ تک ہرگز نہیں ہوئے زبیر میں سب بیگیاں  
 پھر سچ زندہ رکھیں میری جاں : یہ نور ہنر کا نہیں پیار و محار  
 چلے بسے سب نبیوں و راسخاں  
 موت بٹیک لگے ہی ہے کے ساتھ : کون جس پر نہ پھیرا اس نے ماتہ  
 گر کوئی کیسے ہی کھیلے واڈ گھات : ہاں نہیں پاتا کوئی اس سے نجات  
 یونہی باتیں ہیں بنائیں دہشت  
 مر گیا جو کوئی پھر آیا نہیں : آنا تو کیا نشان پایا نہیں  
 کیا رسول حق نے فرمایا نہیں : کوئی مردوں سے کبھی آیا نہیں  
 یہ تو فرقاں نے بھی بتلایا نہیں



میں کوئی دینی میں رہا  
 میرا کوئی دین ہے بھلا

مسلمانوں پر تارا آریا  
 کہ جب تک نہ آئے تو بھلا

خدا نے جو چیزیں اسے بھلا  
 وہ جو چیزیں اسے بھلا

یہ تو ہیں کہ جسے بھلا  
 انہیں نہیں کیا بھلا

بھگت خلافت نانہ

عالمگیر امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی زبیر الدین محمد احمد امام جماعت احمدیہ اید اللہ تعالیٰ  
 مُرتب کس

حکماء محمدیان تاج کتب قادیان جلال مرکز جدید دارالہجرت رہوہ -  
 پاکستان  
 احمدی ہفت روزہ کا چوالیسواں سال

۴

میں وہ شخص نہیں

جو عین وقت پر ظاہر ہو، جس کے لئے آسمان پر رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو قرآن و حدیث اور انجیل اور دوسرے نبیوں کی خبروں کے مطابق گرہن لگتا۔ اور میں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں تمام نبیوں کی خبریں اور قرآن شریف کے کتب کے موافق اس ملک میں عارق عادت بطور پراعون پھیل گئی۔ اور میں وہ شخص ہوں جو حدیث صحیحہ کے مطابق اس کے زمانہ میں حج روکا گیا۔ اور میں وہ شخص ہوں جس کے عہد میں وہ ستارا نکلا جو سیح ابن مریم کے وقت میں نکلا تھا۔ اور میں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں اس ملک میں بیل جاری ہو کر اونٹ بیکار کئے گئے ایسا ہی میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر خدا نشان ظاہر ہوئے کیا زمین پر کوئی ایسا زندہ انسان زندہ ہے جو نشانِ مغانی میں یہ مقابلہ کرے مجھ پر غالب اسکے۔ مجھے اسی خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک وہ لوگ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور شاید دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ لوگوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ نے میری تصدیق کی اور اس ملک میں جو بعض نامی اہل کشف تھے جن کا تین تین چار چار لاکھ مرید تھے ان کو خواب میں دکھایا گیا کہ یہ انسان خدا کی طرف سے ہے اور جن ان میں سے ایسے تھے کہ میرے ظہور سے تیس برس پہلے دنیا سے گذر چکے تھے جیسا کہ ایک بزرگ گلاب شاہ نام ضلع لدھیانہ میں تھا جس نے میاں کریم بخش مرحوم ساکن جہاں پور کو خبر دی تھی کہ عیسیٰ قادیان میں پیدا ہو گیا اور وہ لدھیانہ میں آئے گا۔ میاں کریم بخش ایک صالح موجد اور بزرگ آدمی تھا اس نے مجھ سے لدھیانہ میں ملاقات کی اور یہ تمام پیشگوئی مجھے سنائی اس لئے مولویوں نے اسکو بہت تکلیف دی مگر اس نے کچھ پرواہ نہ کی۔ اس نے مجھے کہا کہ گلاب شاہ مجھے کہتا تھا کہ عیسیٰ بن مریم زندہ نہیں وہ مر گیا ہے وہ دنیا میں واپس نہیں آئیگا اس امت کیلئے مرزا غلام احمد عیسیٰ ہے جس کو خدا کی قدرت اور صلہ کے بعد عیسیٰ سے مشابہ بنایا ہے اور آسمان پارس کا نام عیسیٰ رکھا ہے اور فرمایا کہ اسے کریم بخش بہت عیسیٰ ظاہر ہو گا تو تو دیکھے گا کہ مولوی لوگ کس قدر اسکی مخالفت کریں گے وہ سخت مخالفت کریں گے لیکن نامراد رہیں گے وہ اس لئے دنیا میں ظاہر ہو گا کہ انہوں نے جھوٹے حاشیہ جو قرآن پر چڑھا ئے گئے ہیں انکو دور کرے اور قرآن کا اصل چہرہ دنیا کو دکھائے اس پیشگوئی میں اس بزرگ نے صاف طور پر یہ اشارہ کیا تھا کہ تو اس قدر عمر بانیگا کہ اس عیسیٰ کو دیکھ لے گا۔

ابا باوجود ان تمام شہادتوں اور معجزات اور زیر دست نشانوں کے مولوی لوگ میری تخریب کرتے رہے۔ اور ضرور تھا کہ ایسا ہی کرتے آپسگوئی آیت نمبر المخصوص علیہم کی پوری حجتی نہ روز تذکرۃ الشہداء میں ہے۔

حضرت اقدس کی وفات پر ایک ایڈیٹر کی رائے

۴۴ اور جس کی دوستیاں کھلیں کہ روٹی پڑیاں، تھیں وہ شخص جو منہ ہر دنیا کیلئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفانی ہمارا نام و نشان تھا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ كَذٰلِكَ يُصَلّٰی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

## احمدیت ہی میں دہل ہونے سے پاک تبدیلی ہوتی ہے

مقدس تخریر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا! حقیقت ذرہ ذرہ پر تیرا تصرف ہے۔ تو نے ان دلوں کو اس پُر آشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور ان کو استقامت بخشی۔ یہ تیری قدرت کا نشانِ عظیم الشان ہے۔  
(حقیقۃ الوحی ص ۳۳۹)

(۳) "میں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے۔۔۔۔۔ میں اکثر دیکھتا ہوں کہ سجدہ میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں ناپاک دل کے لوگ ان کو کافر کہتے ہیں اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہیں۔" (ضمیمہ انجامِ اتم ص ۳)

(۴) "میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کیلئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور خوشی کے ساتھ ایک دوسرے سے اپنی بہت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے میری فکر سے کسی قسم کا اشارہ ہوتا ہے اور وہ تعمیل کیلئے تیار حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کیواسطے ایسی قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا بار نہ ہو۔" (اجازِ احکم ۱۳ جولائی ۱۹۰۷ء)

(۱) "میرے لئے یہ عمل کافی ہے کہ ہزار ہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہ سے توبہ کی اور ہزار ہا لوگوں میں بعدِ بیعت میں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزار ہا صاف اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد ان میں سجائے خود ایک نشان ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۳۸)

(۲) "ہزار ہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے ہیں کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لئے جان دے دی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے وطنوں سے نکالے گئے اور دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے۔ اور ہزار ہا ایسے ہیں کہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پُر ہیں۔ اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ اپنے مالوں سے درت بردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کر دیں۔ تو وہ تیار ہیں۔ جب میں اس درجہ کا صدق اور ارادت اپنی جماعت کے اکثر افراد میں پاتا ہوں۔ تو بے اختیار

# مفہوم خاتم الانبیاء

(اور حضرت اقدس بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام)

”آپ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ آپ کے بعد کوئی شریعت لانیوالا اور رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو آپ کی امت سے باہر ہو۔“ (ضمیمہ پیشہ معرفت ص ۹ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

اور فرماتے ہیں:-

”اور وہ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم الانبیاء دینے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ ان سے کوئی روحانی فیض نہیں ملیگا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اس کے بھر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک حکامہ اور مخاطبہ الہیہ کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی ہرے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے اور اس کی امت اور مجددی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا اور ان پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑ ہے بند نہ کیا اور انہیں کیا رہا اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کیلئے یہ چاہا کہ فیض وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص امتی نہ ہو اس پر وحی الہی کا دروازہ بند ہے سو عدل نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲) نیز فرماتے ہیں:-

”اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی شرف کمالہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔“ (تجلیات الہیہ ص ۲)

کیا مسیح موعود ناصری زندہ ہیں؟

آدمی کو چاہیے کچھ قدر سمجھے زیست کی جب ہوا چالیں گے کا ہر کام میں کامل رہے فرق آتا ہے بصر میں جاتے ہیں ہوش و حواس جب ہوا انٹر کا ہر اک کام میں وقت پڑے نہیں آئی نالوائی رنج و غم صبح و صبا ہو گئے زیرِ زمیں اچھے برے حسبِ بے گمان ہوش میں آغور کھ اور چھوڑ یہ دہم و گمان

عمر جب پہنچے بشری دس برس یا سبب کی تیس کے سن تک نشاۃِ زندگی حاصل رہے اور جب اس عمر فانی سے گئے پورے پچاس ساٹھویں میں تکیہ دیوار کی حاجت پڑے جب ہوئی انہی کی بارگاہ کی عمر بے بسا حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر اس زمانہ پھر مسیح موعود ناصری زندہ رہا کب میری جان

# ایک حدیث صحیحہ کا پورا ہونا

مقدس کلام عالی مقام ذی الاخرام حضرت مسیح موعودؑ مرزا غلام احمدؒ علیہ الصلوٰۃ والسلام  
چونکہ حدیث صحیحہ میں آچکا ہے کہ مہدی موعودؑ کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سوتیرہ  
اصحاب کا نام درج ہوگا اس لئے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیش گوئی آج پوری ہو گئی ہے تو ظاہر ہے کہ پہلے اس سے  
اس اہمیت مرحومہ میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا کہ جو مہدویت کا مدعی ہوتا اور اس کے وقت میں چھاپہ خاندانہ  
بھی ہوتا اور اس کے پاس ایک کتاب بھی ہوتی جس میں تین سوتیرہ نام لکھے ہوئے ہوتے اور ظاہر ہے کہ اگر یہ کام  
انسان کے اختیار میں ہوتا تو اس سے پہلے کئی جھوٹے اپنے تئیں اس کا مصداق بنا سکتے مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا  
کی پیشگوئیوں میں ایسی فوق العادت شیطیں ہوتی ہیں کہ کوئی جھوٹا ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اور  
اس کو وہ سامان اور اسباب عطا نہیں کئے جاتے جو سچے کو عطا کئے جاتے ہیں۔

شیخ علی حمزہ بن سبی ملک الطوسی اپنی کتاب جو اہل لاسرا میں جو شہنشاہ میں تالیف ہوئی تھی مہدی موعودؑ کے  
بارے میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں دراربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدعہ بار شد قال النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم ینخرج المہدی من قریۃ یقال لہا کدعہ۔ ویصدقہ اللہ  
تعالیٰ ویجمع اصحابہ من اقصى البلاد علی عدۃ اہل بدربن ثلاث مائۃ و  
ثلاثۃ عشر رجلاً ومعہ صحیفۃ منسومۃ رای مطبوعۃ فیہا عدد اصحابہ باسماہم  
وبلاہم وخلالہم یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام کو  
معرب کیا ہوا ہے) اور پھر فرمایا خدا اس مہدی کی نصیب دین کر چکا اور دور دور سے اس کے دوست جمع کر چکا ہیں کیا  
شمار اہل بدر کے شمار کے برابر ہوگا یعنی تین سوتیرہ ہونگے اور ان کے نام بغیر ممکن خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہونگے  
اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے سے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مہدی موعودؑ ہو نیکا دعویٰ کرے اور اس کے پاس  
چھپی ہوئی کتاب ہو جس میں اس کے دوستوں کے نام ہوں۔ لیکن میں پہلے اس سے بھی آئینہ کمالات اسلام میں  
نام درج کر چکا ہوں اور اب دوبارہ اتمام حجت کے لئے تین سوتیرہ نام ذیل میں درج کرتا ہوں تا ہر ایک مصنف سمجھ  
لے کہ یہ پیشگوئی بھی میرے ہی حق میں پوری ہوئی۔ اور بموجب منشاء حدیث کے یہ بیان کر دینا پہلے سے ضروری  
کہ یہ تمام اصحاب خصلت ہدایتی و ہفارت رکھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت  
اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں عمیقیت لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم  
کرنے اور وہ یہ ہیں:-

۱۔ فشی جمال الدین شہناشیر سابق فشی جڑوٹ	۲۔ فشی روزا صاحب	۳۔ مولوی ویرالدین صاحب مکانگرہ
۴۔ فشی موضع بلانی۔ کھاریاں ضلع بجات	۵۔ میاں محمد رضا صاحب	۶۔ فشی گوہر علی صاحب جالندھر
۷۔ مولوی حافظ فضل دین صاحب	۸۔ فشی لفظ احمد صاحب	۹۔ مولوی غلام علی قادیانی صاحب جہلم
۱۰۔ میاں محمد دین پٹواری بلانی	۱۱۔ فشی عبدالرحمن صاحب	۱۲۔ میاں بی بی بخش صاحب رفوگر۔ امرتسر
۱۳۔ فشی فیاض علی صاحب	۱۴۔ میاں عبدالخالق صاحب	۱۵۔ میاں قطب الدین خاں صاحب سکر
۱۶۔ مولوی عبدالحکیم صاحب بیاکوٹ	۱۷۔ مولوی ابوالحجیر صاحب جہلم	۱۸۔ مولوی قطب الدین صاحب بیاکوٹ
۱۹۔ سید حامد شاہ صاحب		



۲۱- مولوی حاجی حافظ حکیم نور الدین صاحب  
معبر دوز در بحیرہ - ضلع شہ پور  
۲۲- مولوی سید محمد حسن صاحب امر و سر ضلع مراد آباد  
۲۳- مولوی حاجی حافظ حکیم فضل الدین صاحب  
معبر دوز در بحیرہ - بحیرہ  
۲۴- صاحبزادہ محمد لرحم اخی صاحب جمال نعمانی  
قادیانی سابق رساوی مولیٰ بلعیت  
۲۵- سید نام نواز صاحب مولیٰ قادیانی  
۲۶- صاحبزادہ مفتی احمد رضا صاحب لدھیانوی  
مولیٰ بلعیت - حال قادیانی  
۲۷- صاحبزادہ منظور محمد صاحب مولیٰ بلعیت  
۲۸- حافظ حاجی مولیٰ محمد رضا صاحب مولیٰ بلعیت  
۲۹- سید عبدالرحمن صاحب حاجی لکھنوی مولیٰ بلعیت  
۳۰- میان جمال الدین شجاع کورد کوسکوسہ بلعیت  
۳۱- میان خیر الدین  
۳۲- میان امام الدین  
۳۳- میان عبدالعزیز پوری  
۳۴- مفتی کلاہ دین - مہناس - جہلم  
۳۵- قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی  
۳۶- میان عبداللہ صاحب پٹواری سنوری  
۳۷- شیخ عبدالرحیم صاحب نو مسلم سابق لیس  
دفعہ رسالہ ایچاؤنی سیالکوٹ  
۳۸- مولوی مبارک علی صاحب امام  
۳۹- میر انیار بیگ صاحب کلا نوی  
۴۰- میرزا یعقوب بیگ صاحب کلا نوی  
۴۱- میرزا یوسف بیگ صاحب مولیٰ بلعیت  
۴۲- میرزا احمد بخش صاحب جھنگ  
۴۳- میرزا نواب محمد علی خان صاحب رئیس کوٹاہ  
۴۴- میر محمد عسکری خان صاحب سابق  
اکسٹرا سسٹنٹ الہ آباد  
۴۵- مرزا محمد دوست بیگ صاحب  
سامانہ ربارت پٹیالہ  
۴۶- شیخ شہاب الدین صاحب لدھیانہ

۴۷- شہزادہ عبدالجبار صاحب لدھیانہ  
۴۸- مفتی حمید الدین صاحب  
۴۹- میان کرم انبی صاحب  
۵۰- قاضی زین العابدین صاحب پٹواری سرحد  
۵۱- مولوی غلام حسن صاحب راجپور - پشاور  
۵۲- محمد نواز حسین صاحب شہ آباد - ہڑدی  
۵۳- شیخ فضل الہی صاحب فیض اللہ چک  
۵۴- میان عبدالعزیز صاحب دہلی  
۵۵- مولوی محمد سعید صاحب مانتب شامی طرابلسی  
۵۶- مولوی حبیبیہ صاحب خوشاب  
۵۷- حاجی احمد صاحب - سنجار  
۵۸- حافظ نور محمد صاحب فیض اللہ چک  
۵۹- شیخ نور احمد صاحب امرتسر  
۶۰- مولوی جمال الدین صاحب سید والہ  
۶۱- میان عبداللہ صاحب ٹھٹھہ شیرکا  
۶۲- میان اسماعیل صاحب سرسادیہ  
۶۳- میان عبدالعزیز صاحب نو مسلم قادیان  
۶۴- خواجہ کمال الدین صاحب مولیٰ بلعیت لاروہ  
۶۵- مفتی محمد صادق صاحب بحیرہ ضلع شہ پور  
۶۶- شہزادہ محمد خان صاحب بکر  
۶۷- مفتی محمد افضل صاحب لاہور حال ممباسہ  
۶۸- ڈاکٹر محمد اہل صاحب گوریانی ملازم  
۶۹- میان کرم الدین صاحب قادیان  
۷۰- سید محمد انجیل مولیٰ طالب علم - قادیان  
۷۱- بالوتاج الدین صاحب کوٹکٹ لاہور  
۷۲- شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر  
۷۳- شیخ نبی بخش صاحب  
۷۴- مفتی معراج دین صاحب  
۷۵- شیخ مسیح اللہ صاحب شاہ جہا پوری  
۷۶- مفتی چوہدری نبی بخش صاحب مولیٰ بلعیت جٹالہ  
۷۷- میان محمد اکبر صاحب  
۷۸- شیخ مولابخش صاحب ڈنگو گجرات  
۷۹- سید امیر علی شاہ صاحب سارچٹ سیالکوٹ  
۸۰- میان محمد جان صاحب - وزیر آباد  
۸۱- میان شاد بیگ صاحب سیالکوٹ  
۸۲- میان محمد نواز خان صاحب تحصیل لدھیانہ  
۸۳- میان عبداللہ خان صاحب برادر نواب خان  
صاحب تحصیل ارد - جہلم  
۸۴- مولوی برہان الدین صاحب  
۸۵- شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی  
۸۶- بابو محمد بخش صاحب سید کرک چھاؤنی اٹلہ  
۸۷- مفتی رحیم بخش صاحب میونسپل کمشنر لدھیانہ  
۸۸- مفتی عبدالرحمن صاحب کراچی والدہ لدھیانہ  
۸۹- حافظ فضل احمد صاحب لاہور  
۹۰- مولوی قاضی امیر حسین صاحب بحیرہ  
۹۱- مولوی حسن علی صاحب مرحوم بھالگیر  
۹۲- مولوی فیض احمد صاحب ٹکلیاؤنی گوجرانولہ  
۹۳- سید محمود شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹ  
۹۴- مولوی غلام امام صاحب عزیر الاغیہ می پور  
۹۵- رحمن شاہ صاحب ناگپور ضلع چاندہ دروڑہ  
۹۶- میان جان محمد صاحب مرحوم - قادیان  
۹۷- مفتی فتح محمد صاحب نواز بلعیت لکھنوی  
۹۸- شیخ محمد صاحب  
۹۹- حاجی مفتی احمد جان صاحب مرحوم - لدھیانہ  
۱۰۰- مفتی پیر بخش صاحب مرحوم جالندھر  
۱۰۱- شیخ عبدالرحمن صاحب نو مسلم قادیان  
۱۰۲- حاجی عصمت اللہ صاحب لودیانہ  
۱۰۳- میان پیر بخش صاحب  
۱۰۴- مفتی ابراہیم صاحب  
۱۰۵- مفتی قمر الدین صاحب  
۱۰۶- حاجی محمد امیر خان صاحب سہارنپور  
۱۰۷- حاجی عبدالرحمن صاحب مرحوم لودیانہ  
۱۰۸- قاضی خواجہ علی صاحب  
۱۰۹- مفتی تاج محمد خان صاحب  
۱۱۰- سید محمد رفیع صاحب الحق صاحب روہڑ  
۱۱۱- شیخ محمد عبدالرحمن صاحب نواب شجاع کلاہی

- ۱۱۲- خلیفہ رحب الدین صاحب لاهور  
 ۱۱۳- پیر جی خدا بخش صاحب مرحوم ڈیرودن  
 ۱۱۴- حافظ مولوی محمد رفیع خان صاحب  
 ۱۱۵- شیخ چراغ علی خرد دار فقہ غلام نبی  
 ۱۱۶- محمد اسماعیل غلام کبریا صاحب فرزند ارشد  
 مولوی محمد احسن صاحب امر دہی  
 ۱۱۷- احمد حسن صاحب فرزند رشید مولوی  
 محمد احسن صاحب امر دہی  
 ۱۱۸- سیدہ امجد علیہ الرحمہ حاجی احمد کھانا جی  
 ۱۱۹- سیدہ صاحبہ محمد صاحبہ حاجی احمد کھانا جی  
 ۱۲۰- سیدہ ابرہیمہ صاحبہ حاجی احمد کھانا جی  
 ۱۲۱- سیدہ عبد القیومہ صاحبہ حاجی ابو حاجی احمد کھانا جی  
 ۱۲۲- حاجی عبد القیوم صاحب علی بخاری زبلی  
 ۱۲۳- سیدہ محمد یوسف صاحبہ حاجی احمد کھانا جی  
 ۱۲۴- مولوی سلطان محمد صاحب میلپور  
 ۱۲۵- حکیم محمد سعید صاحب  
 ۱۲۶- منشی قادر علی صاحب  
 ۱۲۷- منشی غلام مرتضیٰ صاحب  
 ۱۲۸- منشی سراج الدین صاحب قزل کپیری  
 ۱۲۹- قاضی غلام مرتضیٰ صاحب کٹر اسٹیشن  
 کشتہ مظفر گڑھ حال پیشتر  
 ۱۳۰- مولوی عبد القادر صاحب جالپور لودیانا  
 ۱۳۱- مولوی عبد القادر صاحب خاص لودیانا  
 ۱۳۲- مولوی رحیم اللہ صاحب مرحوم لاهور  
 ۱۳۳- مولوی غلام نبی صاحب مرحوم شاہ پور  
 ۱۳۴- مولوی محمد حسین صاحب علاقہ ریاست کوٹھنڈ  
 ۱۳۵- مولوی شہاب الدین صاحب غزنوی کابل  
 ۱۳۶- مولوی سید فضل حسین صاحب  
 اکٹرا اسٹیشن علی گڑھ ضلع فرخ آباد  
 ۱۳۸- منشی صادق حسین صاحب مختار آباد  
 ۱۳۹- شیخ مولوی فضل حسین صاحب احمد آباد کپور  
 ۱۴۰- شیخ عبد العلی صاحب علی احمد ضلع شاہ پور  
 ۱۴۱- منشی نصیر الدین صاحب لودیانا حال حیدر آباد  
 ۱۴۲- قاضی محمد یوسف صاحب قاضی کوٹ گجرانوالہ  
 ۱۴۳- قاضی فضل الدین صاحب  
 ۱۴۴- قاضی سراج الدین صاحب  
 ۱۴۵- قاضی خیر الدین صاحب فرزند رشید قاضی پٹنہ  
 صاحب کوٹ قاضی - گوجرانوالہ  
 ۱۴۶- شیخ کرم الہی صاحب کلک ریگہ - پٹنہ  
 ۱۴۷- میرزا انور علی صاحب پٹنہ  
 ۱۴۸- میرزا ابراہیم بیگ صاحب  
 ۱۴۹- میاں غلام محمد صاحب طالب علم پٹنہ لاهور  
 ۱۵۰- مولوی محمد فضل صاحب چک - گوجرانوالہ  
 ۱۵۱- ماسٹر قادر بخش صاحب لڑھیانہ  
 ۱۵۲- منشی الم بخش صاحب  
 ۱۵۳- حاجی ملا نظام الدین صاحب  
 ۱۵۴- عطا الہی غوث گڑھ پٹنہ  
 ۱۵۵- مولوی نور محمد صاحب مانٹ  
 ۱۵۶- مولوی کریم اللہ صاحب امرتسر  
 ۱۵۷- سید عبد الباقی صاحب سولہ شہد  
 ۱۵۸- مولوی محمد غنی صاحب پٹنہ  
 ۱۵۹- ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب  
 ۱۶۰- ڈاکٹر پور سیمان صاحب قلعہ لاهور  
 ۱۶۱- ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب لاهور حال پیشتر  
 ۱۶۲- غلام نبی الدین صاحب فرزند ڈاکٹر  
 بوڑھے خان صاحب  
 ۱۶۳- مولوی صفدر حسین صاحب آباد کن  
 ۱۶۴- خلیفہ نور دین صاحب جموں  
 ۱۶۵- میاں اللہ داتا صاحب  
 ۱۶۶- منشی عزیز الدین صاحب کانگڑہ  
 ۱۶۷- سید ہمدی حسین صاحب علاقہ پٹنہ  
 ۱۶۸- مولوی حکیم نور محمد صاحب موکل  
 ۱۶۹- حافظ محمد بخش صاحب مرحوم کوٹ قاضی  
 ۱۷۰- چوہدری شرف الدین صاحب کولہ فقیر جہلم  
 ۱۷۱- میاں رحیم صاحب امرتسر  
 ۱۷۲- مولوی محمد افضل صاحب کنگہ گجرات  
 ۱۷۳- میاں اسماعیل صاحب امرتسر  
 ۱۷۴- مولوی غلام جیلانی صاحب گھڑوان جالندھر  
 ۱۷۵- منشی امانت خان صاحب نادون کانگڑہ  
 ۱۷۶- قاری محمد صاحب جہلم  
 ۱۷۷- میاں کرم ادمہ البیت قادیان  
 ۱۷۸- حافظ نور احمد لودیانا  
 ۱۷۹- میاں کرم الہی صاحب لاهور  
 ۱۸۰- میاں عبد الصمد صاحب نارووال  
 ۱۸۱- میاں غلام حسین صاحب ملکیہ - رستاس  
 ۱۸۲- میاں نظام الدین صاحب جہلم  
 ۱۸۳- میاں محمد صاحب  
 ۱۸۴- میاں علی محمد صاحب  
 ۱۸۵- میاں عباس خان صاحب کھوار - گجرات  
 ۱۸۶- میاں طبیب الدین صاحب کولہ فقیر جہلم  
 ۱۸۷- میاں اللہ داتا صاحب اڑیالہ  
 ۱۸۸- محمد حیات صاحب چک جانی  
 ۱۸۹- محمد دوم مولوی محمد صدیق صاحب بھیرہ  
 ۱۹۰- خید المنشی صاحب فرزند رشید مولوی  
 برٹان الدین صاحب جہلم  
 ۱۹۱- قاضی چراغ الدین صاحب قاضی کوٹ گجرانوالہ  
 ۱۹۲- میاں فضل الدین صاحب قاضی کوٹ  
 ۱۹۳- میاں علم الدین صاحب کولہ فقیر جہلم  
 ۱۹۴- قاضی میر محمد صاحب کوٹ خلیفہ  
 ۱۹۵- میاں اللہ داتا صاحب ت گوجرانوالہ  
 ۱۹۶- میاں سلطان محمد صاحب  
 ۱۹۷- مولوی خان ملک صاحب کھیوال  
 ۱۹۸- میاں بخش صاحب لاہور شہر امرتسر  
 ۱۹۹- مولوی غیاث اللہ صاحب مدرٹانوالہ  
 ۲۰۰- منشی بیل بخش صاحب گوجرانوالہ  
 ۲۰۱- مولوی احمد جالندھر  
 ۲۰۲- مولوی حافظ احمد بن فیکہ کنگہ گجرات  
 ۲۰۳- مولوی عبد الرحمن صاحب کھیوان جہلم  
 ۲۰۴- میاں ہمدی صاحب لاهور مولوی



۲۰۵- میان ابراهیم صاحب بندری - جہلم	۲۳۵- میان خدا بخش صاحب - ٹیالہ	۲۷۸- حاجی نجف علی صاحب لکھنؤ محلہ الہ آباد
۲۰۶- بید محمد شاہ صاحب فنجور - گجرات	۲۳۶- شیخ حبیب الرحمن صاحب جی پور کپورتھلہ	۲۷۹- شیخ غلام صاحب
۲۰۷- محمد جو صاحب - ادرت سر	۲۳۷- محمد حسین صاحب ٹنگیالوالی گوجرانوالہ	۲۸۰- شیخ خدا بخش صاحب
۲۰۸- ششی شاہ دین صاحب دینا جہلم	۲۳۸- ششی زین الدین صاحب لکھنؤ کپورتھلہ	۲۸۱- علی محمد حسین صاحب - لاہور
۲۰۹- ششی روشن دین صاحب ڈنڈوت	۲۳۹- بید ناصر شاہ صاحب لکھنؤ کپورتھلہ	۲۸۲- میان عطاء محمد صاحب سیالکوٹ
۲۱۰- علی محمد فضل الہی صاحب - لاہور	۲۴۰- ربیع فضل شاہ صاحب لاہور	۲۸۳- میان محمد دین صاحب - جھون
۲۱۱- شیخ عبداللہ دین صاحب لکھنؤ کپورتھلہ	۲۴۱- ششی عطاء محمد صاحب ٹنگیالوالی	۲۸۴- میان محمد حسن صاحب غطار لکھنؤ
۲۱۲- ششی محمد علی صاحب	۲۴۲- شیخ نور احمد صاحب جالندھر حال عباسہ	۲۸۵- بید یار علی صاحب بادشاہی رام پور
۲۱۳- ششی امام الدین صاحب کلرک	۲۴۳- ششی سرفراز خان صاحب جھنگ	۲۸۶- ڈاکٹر عبدالشکور صاحب سرسہ
۲۱۴- ششی عبدالرحمن صاحب	۲۴۴- مولوی سید محمد رفوی صاحب حیدر آباد	۲۸۷- شیخ حافظ الدین صاحب بکھارو یا
۲۱۵- خواجہ جمال الدین صاحب بی - ۱	۲۴۵- مفتی فضل الرحمن صاحب ملیہ بھیرہ	۲۸۸- میان عبد السبحان - لاہور
۲۱۶- ششی مولانا بخش صاحب کلرک لاہور	۲۴۶- خاندان محمد سعید صاحب بھیرہ حال لندن	۲۸۹- میان شہادت خاں نادون
۲۱۷- شیخ محمد حسین صاحب رام آبادی - ٹیالہ	۲۴۷- منتری قطب الدین صاحب بھیرہ	۲۹۰- مولوی عبدالکیم صاحب دار علائقہ بمبئی
۲۱۸- عالم شاہ صاحب کھاربال گجرات	۲۴۸- منتری عبدالکیم صاحب	۲۹۱- قاضی عبداللہ صاحب کوٹ قاضی
۲۱۹- مولوی شیر محمد صاحب بون شاہ پور	۲۴۹- منتری غلام الہی صاحب	۲۹۲- علی محمد حسن صاحب بھاری منوری
۲۲۰- میان محمد بخش صاحب ادرت بھیرہ	۲۵۰- میان عالم دین صاحب	۲۹۳- برکت علی صاحب مرحوم - فتحہ غلام نبی
۲۲۱- میرزا اکبر بیگ صاحب کٹا نور	۲۵۱- میان محمد شفیع صاحب	۲۹۴- شہاب الدین صاحب
۲۲۲- مولوی محمد یوسف صاحب - سنور	۲۵۲- میان نجم الدین صاحب	۲۹۵- صاحب بن صاحب ضل - گجرات
۲۲۳- میان عبدالقادر صاحب	۲۵۳- میان غلام حسین صاحب	۲۹۶- مولوی غلام نبی مرحوم - دینہ نگر
۲۲۴- ششی عطاء محمد صاحب سیالکوٹ	۲۵۴- بابو غلام رسول صاحب	۲۹۷- نواب دین صاحب ریس
۲۲۵- شیخ مولانا بخش صاحب سیالکوٹ	۲۵۵- شیخ عبدالرحمن صاحب قوسلم	۲۹۸- احمد دین صاحب منارہ
۲۲۶- ربیع فضیلت علی شاہ صاحب	۲۵۶- مولوی سرفراز محمد صاحب لون میانی	۲۹۹- عبداللہ صاحب قرا - لاہور
۲۲۷- ششی انس کرم صاحب	۲۵۷- مولوی درت محمد صاحب	۳۰۰- کرم الہی صاحب کپا پور
۲۲۸- ششی رستم علی صاحب لکھنؤ کپورتھلہ	۲۵۸- مولوی حافظ محمد صاحب بھیرہ حال کپورتھلہ	۳۰۱- سید محمد آفتندی - ٹنگی
۲۲۹- بید علی شاہ صاحب سیالکوٹ	۲۵۹- مولوی شیخ قادری صاحب احمد آباد	۳۰۲- عثمان عرب صاحب سافٹ شریف
۲۳۰- ششی غلام محمد صاحب	۲۶۰- ششی اللہ صاحب کلرک جیالوٹی شاد پور	۳۰۳- عبدالکیم صاحب مرحوم - چھارو
۲۳۱- حکیم محمد دین صاحب	۲۶۱- میان حاجی وریام - خوشاب	۳۰۴- عبدالوہاب صاحب بکھارو
۲۳۲- میان غلام محمد الدین صاحب	۲۶۲- حافظ مولوی فضل دین صاحب	۳۰۵- میان کریم بخش صاحب مرحوم مخمور
۲۳۳- میان عبد الغفور صاحب	۲۶۳- بید ولد علی صاحب لکھنؤ کپورتھلہ	۳۰۶- جلال پور ضلع لودیانہ
۲۳۴- ششی محمد دین صاحب	۲۶۴- بید رمضان علی صاحب	۳۰۷- عبدالعزیز صاحب عرف غریز الدین
۲۳۵- ششی عبدالحمید صاحب اوجہ - گورد پور	۲۶۵- بید بیرون علی صاحب لالہ الہ آباد	۳۰۸- حافظ غلام محمد صاحب لکھنؤ کپورتھلہ
	۲۶۶- بید فرزند حسین صاحب چاند پور	۳۰۹- محمد امین صاحب ٹنگیالوالی
	۲۶۷- بید آفتاب علی صاحب سرگزند	



۲۹۹- احمد دین صاحب چک کھاریاں	۳۰۶- حبیبی خان صاحب - الہ آباد	۳۱۱- رجب علی صاحب پٹنہ سرائی جھلسی
۳۰۰- محمد امین کتاب فروش - جہلم	۳۰۷- قاضی منشی الدین صاحب - اکبر آباد	۳۱۲- ضلع الہ آباد
۳۰۱- مولوی محمد حسن خان صاحب - درہن پٹنہ	۳۰۸- سعد اللہ خان صاحب - الہ آباد	۳۱۳- ڈاکٹر سید منسوب علی صاحب
۳۰۲- مختار رحیم الدین صاحب حبیب والا	۳۰۹- مولوی عبد الحق صاحب ولد مولوی	۳۱۴- پٹنہ سرائی الہ آباد
۳۰۳- شیخ حرمت علی صاحب کراچی الہ آباد	۳۱۰- فضل حق صاحب مدرس سامانہ پٹنہ	۳۱۵- میان کریم اللہ صاحب سارجنٹ
۳۰۴- میان نور محمد صاحب غوث پٹنہ	۳۱۱- مولوی حبیب اللہ صاحب مرحوم	۳۱۶- پولیس - جہلم
۳۰۵- مرنتری اسلام احمد صاحب پھیرہ	۳۱۲- حافظ دفتر پولیس - جہلم	۳۱۷- راجہ صاحب انجام آٹھم

## عارفانہ کلام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اید اللہ علیہ

ملت احمد کے ہمدردوں میں غمخواروں میں ہوں  
خیر ہے مجھ کو کہ ہوں میں خدمت سرکار میں  
سر پہ ہے خوش جنوں دل میں بھرا ہے نور و علم  
پوچھتا ہے مجھ سے وہ کیونکر ترا آنا ہوا؟  
میں نے مانا تو نے لاکھوں نعمتیں کی ہیں عطا  
شاہدوں کی کیا ضرورت ہے کہے آثار ہے  
حکم کرنا ہے اگر دشمن تو کرنے دو اُسے  
ظلمتیں کا فرو ہو جائیں گی اک دن دیکھنا  
اصل دنیا کی نظر میں خراب و غفلت میں ہوں میں  
ہوں تو دیوانہ مگر بہتوں سے عاقل تر ہوں میں  
مرد توئی سے مرچکا ہوتا غم و اندوہ سے  
جاننا ہے کس پہ تیرا وار پڑتا ہے عید و  
ساری دنیا چھوڑ دے پر میں نہ چھوڑوں گا تجھے  
ہو رہا ہوں مست دید چشم مست یار میں  
عشق میں کھوئے گئے ہوش و حواس و فکر و عقل

یو فائوں میں نہیں ہوں میں وفاداروں میں ہوں  
ناز ہے مجھ کو کہ اس کے ناز برداروں میں ہوں  
میں نہ دیوانوں میں شامل ہوں نہ ہشیاروں میں ہوں  
کیا کہوں اس سے کہ میں تیرے طلب گار ہوں میں ہوں  
پر میں ان کو کیا کروں تیرے طلب گاروں میں ہوں  
میں تو خود کہتا ہوں مولیٰ میں گنہگاروں میں ہوں  
وہ ہے اختیاروں میں میں اس یار کے یاروں میں ہوں  
میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں  
اہل دل پر جانتے ہیں یہ کہ سیداروں میں ہوں  
ہوں تو بیماروں میں لیکن تیرے بیماروں میں ہوں  
گر نہ یہ معلوم ہوتا یہی تیرے پیاروں میں ہوں  
کیا تجھے معلوم ہے کسی کے جگر پاروں میں ہوں  
درد کہتا ہے کہ میں تیرے وفاداروں میں ہوں  
لوگ یہ سمجھ ہوئے بیٹھے ہیں میخواروں میں ہوں  
اب سوالیہ دید جانتے ہیں کہ ناداروں میں ہوں

گو مراد دل حسن بن تیر نگاہ یار ہے  
پر یہ کیا کم ہے کہ اس کے تیر برداروں میں ہوں

# وفات مسیح کی سختہ دلیل

(از حضرت میر محمد اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سورہ مائدہ کے آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسٰى ابْنَ مَرْيَمَ اَنْتَ ثَلَاثٌ لِلنَّاسِ اُنْخِذُوْنِيْ وَ اُخْرِجِ الْهٰٓئِلِيْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالِ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقِّ ط اِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتُمْ تَتْلَمُوْا مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُوْا مَا فِيْ نَفْسِكَ ط اَنْتَ عَلٰمُ الْغُيُوْبِ مَا قُلْتَ لَهُمْ اِلَّا مَا اَمَرْتَنِيْ بِهٖ اِنْ اَعْبَدُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ذٰلِكَ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتُ اَنْتَ الرَّقِیْبُ عَلَيْهِمْ ط وَ اَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (سورہ مائدہ پارہ ۱) ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم سے سوال کریگا کہ یہ جو لوگوں کو وڑوں آدمی تجھے اور تیری ماں کو معبود سمجھتے ہیں کیا تو نے ان کو یہ تعلیم دی تھی؟ حضرت عیسیٰ اپنے سے الزام دور کرنے کے لئے مدلل جواب دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ اس شرک کا الزام تین ذالوں پر لگ سکتا ہے۔ خدا پر کہ شاید اس نے یہ تعلیم دی ہو۔ یا نبی پر کہ اس نے یہ سکھایا ہو۔ یا لوگوں پر کہ انہوں نے خود یہ عقیدہ تراش لیا ہو۔ اس لئے ایک ایک کا تفصیل اور یا ترتیب ذکر کرتے ہیں۔ چنانچہ پہلے خدا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ سُبْحٰنَكَ یٰحٰی یہ خیال کہ خود خدا کا منشا ہو کہ لوگ مجھے یا میری ماں کو خدا سمجھیں۔ غلط ہے۔ کیونکہ سُبْحٰنَكَ یعنی خدا کا کسی کو شریک ٹھیرانا تو ایک جھوٹ ہے اور جھوٹ ایک بڑی اور گناہ ہے اور تو اسے خدا تمام بدیوں سے پاک ہے اس لئے یہ خیال (جیسا کہ عیسائیوں کا ہے) کہ مجھے یا میری ماں کو خدا تسلیم کرنا الہی منشا کے ماتحت ہے اور تیرا تمام نقائص اور بدیوں سے پاک ہونا اس خیال کی تردید کیلئے کافی ہے اس کے بعد دوسرا نمبر خود حضرت مسیح کا تھا۔ اس کے لئے فرماتے ہیں وَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقِّ ط یعنی میں نے یہ تعلیم نہیں دی اور میں یہ تعلیم دے بھی کیسے سکتا تھا کیونکہ میں نبی ہوں اور نبی وہی بات کہتا ہے جس کا اسے حق ہوتا ہے اور مجھے چوں کہ خدائی کا حق نہیں اس لئے میں تعلیم نہیں دے سکتا تھا۔ پھر اس کو زور دار بنانے کے لئے کہتے ہیں کہ اگر میں نے یہ بات کہی ہوتی تو تجھے علم ہوتا کیونکہ تو میرے دل کی باتیں بھی جانتا ہے اور چوں کہ تجھے علم نہیں کہ میں نے قوم کو یہ تعلیم دی ہے اس لئے ثابت ہوا کہ میں نے یہ تعلیم دی ہی نہیں۔ کیونکہ تو عالم الغیب ہے اگر کسی وقت میں نے ایسی بات کی ہوتی تو تجھے ضرور علم ہوجاتا۔ پس تیرا عدم علم عدم الشیء کی دلیل ہے پس حضرت عیسیٰ نے خدا اور اپنے سے الزام دور کر کے قوم پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے خود بخود یہ اعتقاد کیا تھا۔ اور اس پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ بے شک تو نے مرثیاء اور میت کا دعویٰ نہیں کیا۔ مگر کوئی اور ایسی تعلیم دی ہوگی جس سے وہ یہ سمجھے



ہونگے۔ کوئی اہمیت کا مدعی ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں۔ مَا قُلْتُ لَكُمْ اَلَا مَا تَرَوْنَ  
 يٰۤاَن اَعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ یعنی میں نے کوئی مشیت بات انہیں نہیں کہی بلکہ صاف صاف  
 یہی کہتا رہا کہ میں بندہ ہوں تم لوگ اس خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا دونوں کا رب ہے پس میری کسی  
 بات سے غلط فہمی کے طور پر یہی یہ غلط تعلیم نہیں کی جاسکتی۔ اس پر ایک اور سوال پیدا ہوتا تھا کہ بیشک  
 نہ تو تم نے تمہاری دعویٰ اہمیت کیا اور نہ تمہاری کسی بات سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی تھی لیکن شاید یہ بڑا  
 ہو گا کہ وہ خود بخود اپنی مرضی سے مجھے پوچھنے لگے ہونگے اور تو نے ان کو رد کیا ہو گا اس سوال کا جواب دیتے  
 ہیں کہ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا هُمْ فِي دِينِهِمْ یعنی ایسا ہی نہیں ہوا۔ کیونکہ میں جب تک  
 ان میں رہا۔ ان کے عقائد اور اعمال سے ناواقف نہیں تھا بلکہ برحق ان کی نگرانی کرتا رہا۔ اور میری خودگی  
 میں یقین نہ ان میں نہیں آیا۔ اس پر سوال ہوتا تھا کہ پھر کب آیا۔ تو جواباً حضرت عیسیٰ گزارش کرتے  
 ہیں کہ فَسَمَّاءُ تَوَسَّيْتُمْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ اَوْ قُرْبٰى عَلَيْهِمْ یعنی مجھے کچھ علم نہیں اگر چڑھے ہونگے  
 تو میری وفات کے بعد چڑھے ہونگے پس حضرت عیسیٰ نے اس جواب سے ہم ان کی وفات ثابت کرتے ہیں کہ نہ  
 اس جواب میں انہوں نے انکار کیا ہے کہ میری قوم یعنی نصاریٰ کا مجھے اور میری ماں کو خدا بنانا میری وفات  
 کے بعد ہوا ہے یعنی پہلے میری وفات ہوئی۔ پھر مجھے خدا بنایا گیا نہ (از نقضہ وفات مسیح)

## کوئی لے چلے مجھے قادیان۔ کوئی لے چلے مجھے قادیان

کردن غم ستم کا میں کیا بیان نہیں ملتی جھگڑیں ناں : کوئی لے چلے مجھے قادیان۔ کوئی لے چلے مجھے قادیان  
 کوئی لے چلے مجھے قادیان : کوئی لے چلے مجھے قادیان  
 کوئی بکیوں کی صدائے کوئی مایوں کی ندائے : کوئی دل جلوں کی دعا سنے۔ کوئی لے چلے مجھے قادیان  
 کوئی لے چلے مجھے قادیان : نہ دوائی نہ شفا ہوئی۔ کوئی لے چلے مجھے قادیان  
 کوئی لے چلے مجھے قادیان : ہے جہاں میں ایک سہی نکلتا نہ نہیں اسی پر کھینچاں : ہے سچ کا بھی وہیں مکان۔ کوئی لے چلے مجھے قادیان  
 کوئی لے چلے مجھے قادیان : کئی خوش نصیب خدا ہوئے کئی بد نصیب خدا ہوئے : کئی اس عجب کے ہی جا ہوئے۔ کوئی لے چلے مجھے قادیان  
 کوئی لے چلے مجھے قادیان : یہ پیام آئے ہے روز کیا جو ہے عشق دل میں رکھنا : بھلا کیسے بکے نہ یہ صدا۔ کوئی لے چلے مجھے قادیان  
 کوئی لے چلے مجھے قادیان : میری آنکھ بن کے جو دیکھ لو۔ کبھی غم نہ غیر کا نام لو : یہی دل میں ہو ہی لب پر ہو۔ کوئی لے چلے مجھے قادیان  
 کوئی لے چلے مجھے قادیان

## نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور مودہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲ء یا اس کے قریب کا واقعہ ہے کہ حضرت غلیظہ کیسج اول حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ لاہور تشریف لے گئے اور ایک دن مسجد احمدیہ میں تشریف فرما تھے کہ اجنار زمیندار کے ایڈیٹر ظفر علی خاں صاحب انکی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اگر آپ مرزا صاحب کو نبی نہ کہیں تو غیر احمدیوں کے ساتھ آپ کی جماعت کی مصالحت آسانی سے ہو جاوے گی حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ جسے حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنیوالے مسیح کو نبی فرمایا ہے تو ہم آپ کی نبوت کا کیونکر انکار کر سکتے ہیں۔

نبی عربی لفظ ہے اور اس کے معنی میں خبر دینے والا۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے الہام کے ماتحت کوئی آئیوالی خبر شائع کرتا ہے وہ خدا کا نبی ہے۔ بائبل میں لکھا ہے کہ اگر کوئی تمہارے سامنے نبی ہو سیکو دعویٰ کرے تو تم کیونکر معلوم کرو گے کہ وہ نبی ہے یا نہیں۔ اگر اس کی وہ خبریں جو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے کہ مجھے خدا نے بتائیں سچی ہو جائیں تو سمجھو کہ وہ خدا کا نبی ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنے کشف و الہام کے ماتحت ہزاروں مشکوٹیاں کیں اور وہ سب سچی ہو گئیں اور سچی ہو رہی ہیں پس اگر کشف خدا کا نبی نہیں تو کون نبی ہو سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو نبی کے لفظ سے پکارا تو پھر اس کے نبی ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں "یا ایہا النبی" اور یہ بھی کئی دفعہ الہام ہوا کہ دنیا میں ایک نبی آیا پردیانی اس کو قبول نہ کیا۔ ان اس میں شک نہیں کہ آپ باوجود نبی ہونیکے امتی بھی تھے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایک فرد تھے آپ کوئی باندہ نہیں لائے اور نہ کوئی نئی کتاب لائے بلکہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مذہب کی اشاعت کرنا اور قرآن شریف کی تعلیم کو لوگوں میں پھیلانا آپ کا کام تھا۔ (از مصباح اپریل ۱۹۱۵ء)

## احمدیہ سلسلہ کشف حقائق پر قائم ہوا ہے

"میں بار بار اس امر کی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو کشف حقائق کیلئے قائم کیا ہے کیونکہ بدون اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہو سکتا اور میں چاہتا ہوں کہ علی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو جیسا کہ خدا تعالیٰ مجھے اس کام کیلئے مامور کیا ہے سلسلہ قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نہ اتنے سمجھو کہ نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھو۔" (تقریر جلد ۱۰۱۰ء حضرت مسیح موعود)



# تسلیج منجا حضرت اقدس سچ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وادی ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم بل دہا  
پھر خدا جانے کہ کب دیں یہ دن اور یہ بہا  
میں ہوں فور خدا جس سی مودا دن اشکا  
نیز تہدی ہوں مگر بے تسخ اور بے کار ز  
میری مرہم سے شفا پا بیگا ہر ملک دیا  
اے مگر بدخواہ کرنا ہوش کے کچھ پہ د  
ورنہ اٹھ جائے اماں پھر تپے ہو شرم  
ایسے کاذب کیلئے کافی تھا وہ پروردگار  
جس کا چرچا کر رہا ہے ہر بشر اور ہر دیا  
جلد نہ ہوتا ہے برہم افتر کا کاروبار  
پاک کو ناپاک سمجھے ہو گئے فردا خوا  
کیا کہو گئے تم ہماری بستی کا انتفا  
ورنہ تھے میری صداقت پر براہین مینما  
جبکہ ایمان کے تمہارے گند ہوں گے اشکا  
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری مینما  
خود سچائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہا  
عمر دنیا سے بھی اچھے آگیا ہفتہ ہزار  
ہیں ندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں  
رتے ہیں بن آپ ہ اور در پہ نہر خوشگوار  
دن بھی بیزار اور راتوں گہ کہتے ہیں پیا  
اب بھی اس سے بولتا ہے جس گہ کہتا ہے پیا

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب  
اگر ماں کے بعد اب آئی ہے پٹھانی ہوا  
میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسمان وقت پر  
ابن مریم ہوں مگر آئے انہیں میں چرخ سے  
مرہم عیسیٰ نے دی تھی محض عیسیٰ کو شفا  
سر سے میرے پاؤں تک دو بار مجھ سے پانی  
پاک برتر ہے وہ محمود ہے نہیں باغیر  
یہ اگر انسان کا ہونا کا دربار تقدیر  
کچھ تو سوچو ہوش کر کے کیا یہ معلوم ہے  
مفتی ہوتا ہے آخر اس جہاں میں روئے  
غل مجاہتے ہیں کہ یہ کافر ہے اور دجال ہے  
دشمن! ہم اس کی رہ میں مر رہے ہیں گھڑی  
بدگمانی نے تمہیں مجنون دانہ صا کر دیا  
پیٹنا ہو گا دماغوں سے کہ ہے ہر گز  
میں کبھی آدم کبھی مولیٰ کبھی یحییٰ بن  
جبوں عجب کرتے ہو گے میں آگیا ہو کہ سچ  
سر کو بیٹھا آسمان سے اب کوئی آنا نہیں  
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے  
سر پہ اک سورج چمکتا ہے مگر تم کہیں نہیں  
آفتاب صبح نکلا اب بھی سنتے ہیں لوگ  
وہ خدا اب بھی بتاتا ہے جسے چاہے کلیم

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج  
جس کی نظرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کا

۱۹۰۱	جوزی	۱۳۰۵	۱۳۰۶	۱۳۰۷
اتوار	۱	۱۳	۱	۱۸
پیر	۲	۱۴	۲	۱۹
منگل	۳	۱۵	۳	۲۰
بدھ	۴	۱۶	۴	۲۱
جمعہ	۵	۱۷	۵	۲۲
جمعہ	۶	۱۸	۶	۲۳
ہفتہ	۷	۱۹	۷	۲۴
اتوار	۸	۲۰	۸	۲۵
پیر	۹	۲۱	۹	۲۶
منگل	۱۰	۲۲	۱۰	۲۷
بدھ	۱۱	۲۳	۱۱	۲۸
جمعہ	۱۲	۲۴	۱۲	۲۹
جمعہ	۱۳	۲۵	۱۳	۳۰
ہفتہ	۱۴	۲۶	۱۴	۳۱
اتوار	۱۵	۲۷	۱۵	۱
پیر	۱۶	۲۸	۱۶	۲
منگل	۱۷	۲۹	۱۷	۳
بدھ	۱۸	۳۰	۱۸	۴
جمعہ	۱۹	۳۱	۱۹	۵
جمعہ	۲۰	۱	۲۰	۶
ہفتہ	۲۱	۲	۲۱	۷
اتوار	۲۲	۳	۲۲	۸
پیر	۲۳	۴	۲۳	۹
منگل	۲۴	۵	۲۴	۱۰
بدھ	۲۵	۶	۲۵	۱۱
جمعہ	۲۶	۷	۲۶	۱۲
جمعہ	۲۷	۸	۲۷	۱۳
ہفتہ	۲۸	۹	۲۸	۱۴
اتوار	۲۹	۱۰	۲۹	۱۵
پیر	۳۰	۱۱	۳۰	۱۶
منگل	۳۱	۱۲	۳۱	۱۷

نمبر	جائے وقوع	نمبر	جائے وقوع	نمبر	جائے وقوع	نمبر	جائے وقوع
۶۱	نقل غریب پستال	۲۱	۴۰	دفتر انصر صاحب امانت	۱		
۶۲	دفتر وکالت قاذن و صنعت	۲۲	۴۱	دفتر ناطر صاحب بیت المال	۲		
۶۳	وکالت دیوان و وکالت علیا	۲۳	۴۲	پبلک کال آفس (پورٹ آفس)	۳		
۶۴	پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام ٹائی سکول	۲۴	۴۳	پرنسپل صاحب جامعہ نضرت	۴		
۶۵	پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج	۲۵	۴۴	محرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	۵		
۶۶	برکوحی تعلیم الاسلام کالج	۲۶	۴۵	برکوحی میاں غلام محمد صاحب اختر	۶		
۶۷	اڈہ طارق ٹرانسپورٹ	۲۷	۴۶	دفتر وکالت زراعت	۷		
۶۸	محرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب	۲۸	۴۷	دفتر میونسپل کمیٹی	۸		
۶۹	دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ	۲۹	۴۸	دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	۹		
۷۰	ٹیلیفون انکوائری آفس	۳۰	۴۹	دفتر اخبار الفضل	۱۰		
۷۱	پرنسپل جامعہ احمدیہ	۳۱	۵۰	دفتر ناطر صاحب اعلیٰ	۱۱		
۷۲	دفتر وکالت مال	۳۲	۵۱	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب	۱۲		
۷۳	دفتر وکالت تبلیغ	۳۳	۵۲	حضرت بیدہ اتم متین صاحب	۱۳		
۷۴	برکوحی سید داؤد احمد صاحب	۳۴	۵۳	صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب	۱۴		
۷۵	دفتر انصر صاحب حلبیہ لالہ	۳۵	۵۴	نوابزادہ میاں محمد احمد خان صاحب	۱۵		
۷۶	دفتر ناطر صاحب اصلاح دارشادہ	۳۶	۵۵	محرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب	۱۶		
۷۷	فضل عمر بیروت انسٹیٹیوٹ	۳۷	۵۶	دفتر پراپوٹیٹ بیکری ٹریڈنگ	۱۷		
۷۸	برکوحی میاں عبدالرشید احمد صاحب	۳۸	۵۷	دفتر ایچ ایم ایس ڈسٹریکٹ	۱۸		
۷۹	دفتر شریعت الاسلامیہ	۳۹	۵۸	دفتر ناطر صاحب امور عامہ	۱۹		
۸۰	پبلک کال آفس لالیان	۴۰	۵۹	دفتر نمونہ اماد اللہ مرکزیہ	۲۰		

۱۹۶۱ء	۱۹۶۲ء	۱۹۶۳ء	۱۹۶۴ء	۱۹۶۵ء
۱	۱۲	۱	۱۲	۱
۲	۱۵	۲	۱۵	۲
۳	۱۶	۳	۱۶	۳
۴	۱۷	۴	۱۷	۴
۵	۱۸	۵	۱۸	۵
۶	۱۹	۶	۱۹	۶
۷	۲۰	۷	۲۰	۷
۸	۲۱	۸	۲۱	۸
۹	۲۲	۹	۲۲	۹
۱۰	۲۳	۱۰	۲۳	۱۰
۱۱	۲۴	۱۱	۲۴	۱۱
۱۲	۲۵	۱۲	۲۵	۱۲
۱۳	۲۶	۱۳	۲۶	۱۳
۱۴	۲۷	۱۴	۲۷	۱۴
۱۵	۲۸	۱۵	۲۸	۱۵
۱۶	۲۹	۱۶	۲۹	۱۶
۱۷	۳۰	۱۷	۳۰	۱۷
۱۸	۳۱	۱۸	۳۱	۱۸
۱۹	۳۲	۱۹	۳۲	۱۹
۲۰	۳۳	۲۰	۳۳	۲۰
۲۱	۳۴	۲۱	۳۴	۲۱
۲۲	۳۵	۲۲	۳۵	۲۲
۲۳	۳۶	۲۳	۳۶	۲۳
۲۴	۳۷	۲۴	۳۷	۲۴
۲۵	۳۸	۲۵	۳۸	۲۵
۲۶	۳۹	۲۶	۳۹	۲۶
۲۷	۴۰	۲۷	۴۰	۲۷
۲۸	۴۱	۲۸	۴۱	۲۸
۲۹	۴۲	۲۹	۴۲	۲۹
۳۰	۴۳	۳۰	۴۳	۳۰
۳۱	۴۴	۳۱	۴۴	۳۱
۳۲	۴۵	۳۲	۴۵	۳۲
۳۳	۴۶	۳۳	۴۶	۳۳
۳۴	۴۷	۳۴	۴۷	۳۴
۳۵	۴۸	۳۵	۴۸	۳۵
۳۶	۴۹	۳۶	۴۹	۳۶
۳۷	۵۰	۳۷	۵۰	۳۷
۳۸	۵۱	۳۸	۵۱	۳۸
۳۹	۵۲	۳۹	۵۲	۳۹
۴۰	۵۳	۴۰	۵۳	۴۰
۴۱	۵۴	۴۱	۵۴	۴۱
۴۲	۵۵	۴۲	۵۵	۴۲
۴۳	۵۶	۴۳	۵۶	۴۳
۴۴	۵۷	۴۴	۵۷	۴۴
۴۵	۵۸	۴۵	۵۸	۴۵
۴۶	۵۹	۴۶	۵۹	۴۶
۴۷	۶۰	۴۷	۶۰	۴۷
۴۸	۶۱	۴۸	۶۱	۴۸
۴۹	۶۲	۴۹	۶۲	۴۹
۵۰	۶۳	۵۰	۶۳	۵۰
۵۱	۶۴	۵۱	۶۴	۵۱
۵۲	۶۵	۵۲	۶۵	۵۲
۵۳	۶۶	۵۳	۶۶	۵۳
۵۴	۶۷	۵۴	۶۷	۵۴
۵۵	۶۸	۵۵	۶۸	۵۵
۵۶	۶۹	۵۶	۶۹	۵۶
۵۷	۷۰	۵۷	۷۰	۵۷
۵۸	۷۱	۵۸	۷۱	۵۸
۵۹	۷۲	۵۹	۷۲	۵۹
۶۰	۷۳	۶۰	۷۳	۶۰
۶۱	۷۴	۶۱	۷۴	۶۱
۶۲	۷۵	۶۲	۷۵	۶۲
۶۳	۷۶	۶۳	۷۶	۶۳
۶۴	۷۷	۶۴	۷۷	۶۴
۶۵	۷۸	۶۵	۷۸	۶۵
۶۶	۷۹	۶۶	۷۹	۶۶
۶۷	۸۰	۶۷	۸۰	۶۷
۶۸	۸۱	۶۸	۸۱	۶۸
۶۹	۸۲	۶۹	۸۲	۶۹
۷۰	۸۳	۷۰	۸۳	۷۰
۷۱	۸۴	۷۱	۸۴	۷۱



# پہنچ تو بہ سے عذاب مل جاتا ہے

مثلاً کوئی کافر ہے۔ پہنچ مح مسلمان ہو جائے۔ اور اگر ایک جرم کا مرتکب ہے تو پہنچ اس جرم سے دستبردار ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے فضل امان میں آجاتا، تو پھر اگر کبھی مرتا ہے تو عذاب کے نہیں موت مقدر کی ضرورت کے ماتحت۔ قرآن ہے لیکن اگر سرکشی کو ان تمام امور کو جو اس کی سرکشی پر شاہد اور خدا تعالیٰ کے ارادہ کے مخالف ہوں چھوڑنا نہ چاہے اور سچی طاعت کے دور رہے تو پھر اس عذاب سے پہنچ نہیں سکتا۔ جو اس کے لئے مقدر ہے۔ تعلیم قرآن اور خدا تعالیٰ کی ساری کتابوں کی ہے اور اس کے نیچے وہ تمام الہامات ہیں جو اولیاء اللہ کو ہوتے ہیں۔ اور کوئی الہام اس سنت اللہ کے مخالف نہیں ہوتا۔ اور اگرچہ مخالف ہو۔ تو اس کے صحیح معنی وہی ہوں گے جو اس سنت اللہ کے موافق ہوں۔ پس یہی ربانی الہامات کی اصل حقیقت اور سچی فلاسفی ہے۔ (از تبلیغ رسالہ جلد دوم)

## حُلِّ نَفْسٍ فِي أَقْتِ الْمَوْتِ

بعض نادان کہتے ہیں کہ یہ بھی تو عقیدہ اہل اسلام کا ہے ایساں اور خضر زمین پر زندہ موجود ہیں اور ہولیں آسمان پر۔ مگر انکو معلوم نہیں کہ علماء محققین انکو زندہ نہیں سمجھتے۔ کیونکہ بخاری اور مسلم کی ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھا کر کہتے ہیں کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ آج سے ایک برس کے گزرنے پر کوئی زندہ نہیں رہے گا۔ پس جو شخص خضر اور ایساں کو زندہ جانتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کا کذب ہے، اور ادریں کہ اگر آسمان پر زندہ مانیں تو پھر ماننا پڑے گا کہ وہ آسمان پر ہی مریں گے۔ کیونکہ ان کا دربارہ زمین پر آنا نصوس سے ثابت نہیں اور آسمان پر مرنا آیت **فِيهَا تَمُوتُ** کے مافی ہے۔

(دائمی یہ تحفہ گوڑو یہ ہے۔)

۱۹۶۱ء	۱۹۶۰ء	۱۹۵۹ء	۱۹۵۸ء	۱۹۵۷ء	۱۹۵۶ء	۱۹۵۵ء	۱۹۵۴ء	۱۹۵۳ء	۱۹۵۲ء	۱۹۵۱ء	۱۹۵۰ء	۱۹۴۹ء	۱۹۴۸ء	۱۹۴۷ء	۱۹۴۶ء	۱۹۴۵ء	۱۹۴۴ء	۱۹۴۳ء	۱۹۴۲ء	۱۹۴۱ء	۱۹۴۰ء	۱۹۳۹ء	۱۹۳۸ء	۱۹۳۷ء	۱۹۳۶ء	۱۹۳۵ء	۱۹۳۴ء	۱۹۳۳ء	۱۹۳۲ء	۱۹۳۱ء	۱۹۳۰ء	۱۹۲۹ء	۱۹۲۸ء	۱۹۲۷ء	۱۹۲۶ء	۱۹۲۵ء	۱۹۲۴ء	۱۹۲۳ء	۱۹۲۲ء	۱۹۲۱ء	۱۹۲۰ء	۱۹۱۹ء	۱۹۱۸ء	۱۹۱۷ء	۱۹۱۶ء	۱۹۱۵ء	۱۹۱۴ء	۱۹۱۳ء	۱۹۱۲ء	۱۹۱۱ء	۱۹۱۰ء	۱۹۰۹ء	۱۹۰۸ء	۱۹۰۷ء	۱۹۰۶ء	۱۹۰۵ء	۱۹۰۴ء	۱۹۰۳ء	۱۹۰۲ء	۱۹۰۱ء	۱۹۰۰ء	۱۸۹۹ء	۱۸۹۸ء	۱۸۹۷ء	۱۸۹۶ء	۱۸۹۵ء	۱۸۹۴ء	۱۸۹۳ء	۱۸۹۲ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۰ء	۱۸۸۹ء	۱۸۸۸ء	۱۸۸۷ء	۱۸۸۶ء	۱۸۸۵ء	۱۸۸۴ء	۱۸۸۳ء	۱۸۸۲ء	۱۸۸۱ء	۱۸۸۰ء	۱۸۷۹ء	۱۸۷۸ء	۱۸۷۷ء	۱۸۷۶ء	۱۸۷۵ء	۱۸۷۴ء	۱۸۷۳ء	۱۸۷۲ء	۱۸۷۱ء	۱۸۷۰ء	۱۸۶۹ء	۱۸۶۸ء	۱۸۶۷ء	۱۸۶۶ء	۱۸۶۵ء	۱۸۶۴ء	۱۸۶۳ء	۱۸۶۲ء	۱۸۶۱ء	۱۸۶۰ء	۱۸۵۹ء	۱۸۵۸ء	۱۸۵۷ء	۱۸۵۶ء	۱۸۵۵ء	۱۸۵۴ء	۱۸۵۳ء	۱۸۵۲ء	۱۸۵۱ء	۱۸۵۰ء	۱۸۴۹ء	۱۸۴۸ء	۱۸۴۷ء	۱۸۴۶ء	۱۸۴۵ء	۱۸۴۴ء	۱۸۴۳ء	۱۸۴۲ء	۱۸۴۱ء	۱۸۴۰ء	۱۸۳۹ء	۱۸۳۸ء	۱۸۳۷ء	۱۸۳۶ء	۱۸۳۵ء	۱۸۳۴ء	۱۸۳۳ء	۱۸۳۲ء	۱۸۳۱ء	۱۸۳۰ء	۱۸۲۹ء	۱۸۲۸ء	۱۸۲۷ء	۱۸۲۶ء	۱۸۲۵ء	۱۸۲۴ء	۱۸۲۳ء	۱۸۲۲ء	۱۸۲۱ء	۱۸۲۰ء	۱۸۱۹ء	۱۸۱۸ء	۱۸۱۷ء	۱۸۱۶ء	۱۸۱۵ء	۱۸۱۴ء	۱۸۱۳ء	۱۸۱۲ء	۱۸۱۱ء	۱۸۱۰ء	۱۸۰۹ء	۱۸۰۸ء	۱۸۰۷ء	۱۸۰۶ء	۱۸۰۵ء	۱۸۰۴ء	۱۸۰۳ء	۱۸۰۲ء	۱۸۰۱ء	۱۸۰۰ء	۱۷۹۹ء	۱۷۹۸ء	۱۷۹۷ء	۱۷۹۶ء	۱۷۹۵ء	۱۷۹۴ء	۱۷۹۳ء	۱۷۹۲ء	۱۷۹۱ء	۱۷۹۰ء	۱۷۸۹ء	۱۷۸۸ء	۱۷۸۷ء	۱۷۸۶ء	۱۷۸۵ء	۱۷۸۴ء	۱۷۸۳ء	۱۷۸۲ء	۱۷۸۱ء	۱۷۸۰ء	۱۷۷۹ء	۱۷۷۸ء	۱۷۷۷ء	۱۷۷۶ء	۱۷۷۵ء	۱۷۷۴ء	۱۷۷۳ء	۱۷۷۲ء	۱۷۷۱ء	۱۷۷۰ء	۱۷۶۹ء	۱۷۶۸ء	۱۷۶۷ء	۱۷۶۶ء	۱۷۶۵ء	۱۷۶۴ء	۱۷۶۳ء	۱۷۶۲ء	۱۷۶۱ء	۱۷۶۰ء	۱۷۵۹ء	۱۷۵۸ء	۱۷۵۷ء	۱۷۵۶ء	۱۷۵۵ء	۱۷۵۴ء	۱۷۵۳ء	۱۷۵۲ء	۱۷۵۱ء	۱۷۵۰ء	۱۷۴۹ء	۱۷۴۸ء	۱۷۴۷ء	۱۷۴۶ء	۱۷۴۵ء	۱۷۴۴ء	۱۷۴۳ء	۱۷۴۲ء	۱۷۴۱ء	۱۷۴۰ء	۱۷۳۹ء	۱۷۳۸ء	۱۷۳۷ء	۱۷۳۶ء	۱۷۳۵ء	۱۷۳۴ء	۱۷۳۳ء	۱۷۳۲ء	۱۷۳۱ء	۱۷۳۰ء	۱۷۲۹ء	۱۷۲۸ء	۱۷۲۷ء	۱۷۲۶ء	۱۷۲۵ء	۱۷۲۴ء	۱۷۲۳ء	۱۷۲۲ء	۱۷۲۱ء	۱۷۲۰ء	۱۷۱۹ء	۱۷۱۸ء	۱۷۱۷ء	۱۷۱۶ء	۱۷۱۵ء	۱۷۱۴ء	۱۷۱۳ء	۱۷۱۲ء	۱۷۱۱ء	۱۷۱۰ء	۱۷۰۹ء	۱۷۰۸ء	۱۷۰۷ء	۱۷۰۶ء	۱۷۰۵ء	۱۷۰۴ء	۱۷۰۳ء	۱۷۰۲ء	۱۷۰۱ء	۱۷۰۰ء	۱۶۹۹ء	۱۶۹۸ء	۱۶۹۷ء	۱۶۹۶ء	۱۶۹۵ء	۱۶۹۴ء	۱۶۹۳ء	۱۶۹۲ء	۱۶۹۱ء	۱۶۹۰ء	۱۶۸۹ء	۱۶۸۸ء	۱۶۸۷ء	۱۶۸۶ء	۱۶۸۵ء	۱۶۸۴ء	۱۶۸۳ء	۱۶۸۲ء	۱۶۸۱ء	۱۶۸۰ء	۱۶۷۹ء	۱۶۷۸ء	۱۶۷۷ء	۱۶۷۶ء	۱۶۷۵ء	۱۶۷۴ء	۱۶۷۳ء	۱۶۷۲ء	۱۶۷۱ء	۱۶۷۰ء	۱۶۶۹ء	۱۶۶۸ء	۱۶۶۷ء	۱۶۶۶ء	۱۶۶۵ء	۱۶۶۴ء	۱۶۶۳ء	۱۶۶۲ء	۱۶۶۱ء	۱۶۶۰ء	۱۶۵۹ء	۱۶۵۸ء	۱۶۵۷ء	۱۶۵۶ء	۱۶۵۵ء	۱۶۵۴ء	۱۶۵۳ء	۱۶۵۲ء	۱۶۵۱ء	۱۶۵۰ء	۱۶۴۹ء	۱۶۴۸ء	۱۶۴۷ء	۱۶۴۶ء	۱۶۴۵ء	۱۶۴۴ء	۱۶۴۳ء	۱۶۴۲ء	۱۶۴۱ء	۱۶۴۰ء	۱۶۳۹ء	۱۶۳۸ء	۱۶۳۷ء	۱۶۳۶ء	۱۶۳۵ء	۱۶۳۴ء	۱۶۳۳ء	۱۶۳۲ء	۱۶۳۱ء	۱۶۳۰ء	۱۶۲۹ء	۱۶۲۸ء	۱۶۲۷ء	۱۶۲۶ء	۱۶۲۵ء	۱۶۲۴ء	۱۶۲۳ء	۱۶۲۲ء	۱۶۲۱ء	۱۶۲۰ء	۱۶۱۹ء	۱۶۱۸ء	۱۶۱۷ء	۱۶۱۶ء	۱۶۱۵ء	۱۶۱۴ء	۱۶۱۳ء	۱۶۱۲ء	۱۶۱۱ء	۱۶۱۰ء	۱۶۰۹ء	۱۶۰۸ء	۱۶۰۷ء	۱۶۰۶ء	۱۶۰۵ء	۱۶۰۴ء	۱۶۰۳ء	۱۶۰۲ء	۱۶۰۱ء	۱۶۰۰ء	۱۵۹۹ء	۱۵۹۸ء	۱۵۹۷ء	۱۵۹۶ء	۱۵۹۵ء	۱۵۹۴ء	۱۵۹۳ء	۱۵۹۲ء	۱۵۹۱ء	۱۵۹۰ء	۱۵۸۹ء	۱۵۸۸ء	۱۵۸۷ء	۱۵۸۶ء	۱۵۸۵ء	۱۵۸۴ء	۱۵۸۳ء	۱۵۸۲ء	۱۵۸۱ء	۱۵۸۰ء	۱۵۷۹ء	۱۵۷۸ء	۱۵۷۷ء	۱۵۷۶ء	۱۵۷۵ء	۱۵۷۴ء	۱۵۷۳ء	۱۵۷۲ء	۱۵۷۱ء	۱۵۷۰ء	۱۵۶۹ء	۱۵۶۸ء	۱۵۶۷ء	۱۵۶۶ء	۱۵۶۵ء	۱۵۶۴ء	۱۵۶۳ء	۱۵۶۲ء	۱۵۶۱ء	۱۵۶۰ء	۱۵۵۹ء	۱۵۵۸ء	۱۵۵۷ء	۱۵۵۶ء	۱۵۵۵ء	۱۵۵۴ء	۱۵۵۳ء	۱۵۵۲ء	۱۵۵۱ء	۱۵۵۰ء	۱۵۴۹ء	۱۵۴۸ء	۱۵۴۷ء	۱۵۴۶ء	۱۵۴۵ء	۱۵۴۴ء	۱۵۴۳ء	۱۵۴۲ء	۱۵۴۱ء	۱۵۴۰ء	۱۵۳۹ء	۱۵۳۸ء	۱۵۳۷ء	۱۵۳۶ء	۱۵۳۵ء	۱۵۳۴ء	۱۵۳۳ء	۱۵۳۲ء	۱۵۳۱ء	۱۵۳۰ء	۱۵۲۹ء	۱۵۲۸ء	۱۵۲۷ء	۱۵۲۶ء	۱۵۲۵ء	۱۵۲۴ء	۱۵۲۳ء	۱۵۲۲ء	۱۵۲۱ء	۱۵۲۰ء	۱۵۱۹ء	۱۵۱۸ء	۱۵۱۷ء	۱۵۱۶ء	۱۵۱۵ء	۱۵۱۴ء	۱۵۱۳ء	۱۵۱۲ء	۱۵۱۱ء	۱۵۱۰ء	۱۵۰۹ء	۱۵۰۸ء	۱۵۰۷ء	۱۵۰۶ء	۱۵۰۵ء	۱۵۰۴ء	۱۵۰۳ء	۱۵۰۲ء	۱۵۰۱ء	۱۵۰۰ء	۱۴۹۹ء	۱۴۹۸ء	۱۴۹۷ء	۱۴۹۶ء	۱۴۹۵ء	۱۴۹۴ء	۱۴۹۳ء	۱۴۹۲ء	۱۴۹۱ء	۱۴۹۰ء	۱۴۸۹ء	۱۴۸۸ء	۱۴۸۷ء	۱۴۸۶ء	۱۴۸۵ء	۱۴۸۴ء	۱۴۸۳ء	۱۴۸۲ء	۱۴۸۱ء	۱۴۸۰ء	۱۴۷۹ء	۱۴۷۸ء	۱۴۷۷ء	۱۴۷۶ء	۱۴۷۵ء	۱۴۷۴ء	۱۴۷۳ء	۱۴۷۲ء	۱۴۷۱ء	۱۴۷۰ء	۱۴۶۹ء	۱۴۶۸ء	۱۴۶۷ء	۱۴۶۶ء	۱۴۶۵ء	۱۴۶۴ء	۱۴۶۳ء	۱۴۶۲ء	۱۴۶۱ء	۱۴۶۰ء	۱۴۵۹ء	۱۴۵۸ء	۱۴۵۷ء	۱۴۵۶ء	۱۴۵۵ء	۱۴۵۴ء	۱۴۵۳ء	۱۴۵۲ء	۱۴۵۱ء	۱۴۵۰ء	۱۴۴۹ء	۱۴۴۸ء	۱۴۴۷ء	۱۴۴۶ء	۱۴۴۵ء	۱۴۴۴ء	۱۴۴۳ء	۱۴۴۲ء	۱۴۴۱ء	۱۴۴۰ء	۱۴۳۹ء	۱۴۳۸ء	۱۴۳۷ء	۱۴۳۶ء	۱۴۳۵ء	۱۴۳۴ء	۱۴۳۳ء	۱۴۳۲ء	۱۴۳۱ء	۱۴۳۰ء	۱۴۲۹ء	۱۴۲۸ء	۱۴۲۷ء	۱۴۲۶ء	۱۴۲۵ء	۱۴۲۴ء	۱۴۲۳ء	۱۴۲۲ء	۱۴۲۱ء	۱۴۲۰ء	۱۴۱۹ء	۱۴۱۸ء	۱۴۱۷ء	۱۴۱۶ء	۱۴۱۵ء	۱۴۱۴ء	۱۴۱۳ء	۱۴۱۲ء	۱۴۱۱ء	۱۴۱۰ء	۱۴۰۹ء	۱۴۰۸ء	۱۴۰۷ء	۱۴۰۶ء	۱۴۰۵ء	۱۴۰۴ء	۱۴۰۳ء	۱۴۰۲ء	۱۴۰۱ء	۱۴۰۰ء	۱۳۹۹ء	۱۳۹۸ء	۱۳۹۷ء	۱۳۹۶ء	۱۳۹۵ء	۱۳۹۴ء	۱۳۹۳ء	۱۳۹۲ء	۱۳۹۱ء	۱۳۹۰ء	۱۳۸۹ء	۱۳۸۸ء	۱۳۸۷ء	۱۳۸۶ء	۱۳۸۵ء	۱۳۸۴ء	۱۳۸۳ء	۱۳۸۲ء	۱۳۸۱ء	۱۳۸۰ء	۱۳۷۹ء	۱۳۷۸ء	۱۳۷۷ء	۱۳۷۶ء	۱۳۷۵ء	۱۳۷۴ء	۱۳۷۳ء	۱۳۷۲ء	۱۳۷۱ء	۱۳۷۰ء	۱۳۶۹ء	۱۳۶۸ء	۱۳۶۷ء	۱۳۶۶ء	۱۳۶۵ء	۱۳۶۴ء	۱۳۶۳ء	۱۳۶۲ء	۱۳۶۱ء	۱۳۶۰ء	۱۳۵۹ء	۱۳۵۸ء	۱۳۵۷ء	۱۳۵۶ء	۱۳۵۵ء	۱۳۵۴ء	۱۳۵۳ء	۱۳۵۲ء	۱۳۵۱ء	۱۳۵۰ء	۱۳۴۹ء	۱۳۴۸ء	۱۳۴۷ء	۱۳۴۶ء	۱۳۴۵ء	۱۳۴۴ء	۱۳۴۳ء	۱۳۴۲ء	۱۳۴۱ء	۱۳۴۰ء	۱۳۳۹ء	۱۳۳۸ء	۱۳۳۷ء	۱۳۳۶ء	۱۳۳۵ء	۱۳۳۴ء	۱۳۳۳ء	۱۳۳۲ء	۱۳۳۱ء	۱۳۳۰ء	۱۳۲۹ء	۱۳۲۸ء	۱۳۲۷ء	۱۳۲۶ء	۱۳۲۵ء	۱۳۲۴ء	۱۳۲۳ء	۱۳۲۲ء	۱۳۲۱ء	۱۳۲۰ء	۱۳۱۹ء	۱۳۱۸ء	۱۳۱۷ء	۱۳۱۶ء	۱۳۱۵ء	۱۳۱۴ء	۱۳۱۳ء	۱۳۱۲ء	۱۳۱۱ء	۱۳۱۰ء	۱۳۰۹ء	۱۳۰۸ء	۱۳۰۷ء	۱۳۰۶ء	۱۳۰۵ء	۱۳۰۴ء	۱۳۰۳ء	۱۳۰۲ء	۱۳۰۱ء	۱۳۰۰ء	۱۲۹۹ء	۱۲۹۸ء	۱۲۹۷ء	۱۲۹۶ء	۱۲۹۵ء	۱۲۹۴ء	۱۲۹۳ء	۱۲۹۲ء	۱۲۹۱ء	۱۲۹۰ء	۱۲۸۹ء	۱۲۸۸ء	۱۲۸۷ء	۱۲۸۶ء	۱۲۸۵ء	۱۲۸۴ء	۱۲۸۳ء	۱۲۸۲ء	۱۲۸۱ء	۱۲۸۰ء	۱۲۷۹ء	۱۲۷۸ء	۱۲۷۷ء	۱۲۷۶ء	۱۲۷۵ء	۱۲۷۴ء	۱۲۷۳ء	۱۲۷۲ء	۱۲۷۱ء	۱۲۷۰ء	۱۲۶۹ء	۱۲۶۸ء	۱۲۶۷ء	۱۲۶۶ء	۱۲۶۵ء	۱۲۶۴ء	۱۲۶۳ء	۱۲۶۲ء	۱۲۶۱ء	۱۲۶۰ء	۱۲۵۹ء	۱۲۵۸ء	۱۲۵۷ء	۱۲۵۶ء	۱۲۵۵ء	۱۲۵۴ء	۱۲۵۳ء	۱۲۵۲ء	۱۲۵۱ء	۱۲۵۰ء	۱۲۴۹ء	۱۲۴۸ء	۱۲۴۷ء	۱۲۴۶ء	۱۲۴۵ء	۱۲۴۴ء	۱۲۴۳ء	۱۲۴۲ء	۱۲۴۱ء	۱۲۴۰ء	۱۲۳۹ء	۱۲۳۸ء	۱۲۳۷ء	۱۲۳۶ء	۱۲۳۵ء	۱۲۳۴ء	۱۲۳۳ء	۱۲۳۲ء	۱۲۳۱ء	۱۲۳۰ء	۱۲۲۹ء	۱۲۲۸ء	۱۲۲۷ء	۱۲۲۶ء	۱۲۲۵ء	۱۲۲۴ء	۱۲۲۳ء	۱۲۲۲ء	۱۲۲۱ء	۱۲۲۰ء	۱۲۱۹ء	۱۲۱۸ء	۱۲۱۷ء	۱۲۱۶ء	۱۲۱۵ء	۱۲۱۴ء	۱۲۱۳ء	۱۲۱۲ء	۱۲۱۱ء	۱۲۱۰ء	۱۲۰۹ء	۱۲۰۸ء	۱۲۰۷ء	۱۲۰۶ء	۱۲۰۵ء	۱۲۰۴ء	۱۲۰۳ء	۱۲۰۲ء	۱۲۰۱ء	۱۲۰۰ء	۱۱۹۹ء	۱۱۹۸ء	۱۱۹۷ء	۱۱۹۶ء	۱۱۹۵ء	۱۱۹۴ء	۱۱۹۳ء	۱۱۹۲ء	۱۱۹۱ء	۱۱۹۰ء	۱۱۸۹ء	۱۱۸۸ء	۱۱۸۷ء	۱۱۸۶ء	۱۱۸۵ء	۱۱۸۴ء	۱۱۸۳ء	۱۱۸۲ء	۱۱۸۱ء	۱۱۸۰ء	۱۱۷۹ء	۱۱۷۸ء	۱۱۷۷ء	۱۱۷۶ء	۱۱۷۵ء	۱۱۷۴ء	۱۱۷۳ء	۱۱۷۲ء	۱۱۷۱ء	۱۱۷۰ء	۱۱۶۹ء	۱۱۶۸ء	۱۱۶۷ء	۱۱۶۶ء	۱۱۶۵ء	۱۱۶۴ء	۱۱۶۳ء	۱۱۶۲ء	۱۱۶۱ء	۱۱۶۰ء	۱۱۵۹ء	۱۱۵۸ء	۱۱۵۷ء	۱۱۵۶ء	۱۱۵۵ء	۱۱۵۴ء	۱۱۵۳ء	۱۱۵۲ء	۱۱۵۱ء	۱۱۵۰ء	۱۱۴۹ء	۱۱۴۸ء	۱۱۴۷ء	۱۱۴۶ء	۱۱۴۵ء	۱۱۴۴ء	۱۱۴۳ء	۱۱۴۲ء	۱۱۴۱ء	۱۱۴۰ء	۱۱۳۹ء	۱۱۳۸ء	۱۱۳۷ء	۱۱۳۶ء	۱۱۳۵ء	۱۱۳۴ء	۱۱۳۳ء	۱۱۳۲ء	۱۱۳۱ء	۱۱۳۰ء	۱۱۲۹ء	۱۱۲۸ء	۱۱۲۷ء	۱۱۲۶ء	۱۱۲۵ء	۱۱۲۴ء	۱۱۲۳ء	۱۱۲۲ء	۱۱۲۱ء	۱۱۲۰ء	۱۱۱۹ء	۱۱۱۸ء	۱۱۱۷ء	۱۱۱۶ء	۱۱۱۵ء	۱۱۱۴ء	۱۱۱۳ء	۱۱۱۲ء	۱۱۱۱ء	۱۱۱۰ء	۱۱۰۹ء	۱۱۰۸ء	۱۱۰۷ء	۱۱۰۶ء	۱۱۰۵ء	۱۱۰۴ء	۱۱۰۳ء	۱۱۰۲ء	۱۱۰۱ء	۱۱۰۰ء	۱۰۹۹ء	۱۰۹۸ء	۱۰۹۷ء	۱۰۹۶ء	۱۰۹۵ء	۱۰۹۴ء	۱۰۹۳ء	۱۰۹۲ء	۱۰۹۱ء	۱۰۹۰ء	۱۰۸۹ء	۱۰۸۸ء	۱۰۸۷ء	۱۰۸۶ء	۱۰۸۵ء	۱۰۸۴ء	۱۰۸۳ء	۱۰۸۲ء	۱۰۸۱ء	۱۰۸۰ء	۱۰۷۹ء	۱۰۷۸ء	۱
-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	---

# احمدی مسلمان کی تعریف

ہماری جماعت احمدیہ کی اصطلاح میں ہر ایک وہ شخص مرد ہو یا عورت جس نے حضرت اقدس امیرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچے دل سے حضور کے اپنے دعویٰ میں راستباز یقین کر لیا ہو اور حضور پر نور کو امام الزمان - انبیا الٰہی اللہ مسیح نور محمدی محمود مان کر حضور کے درت مبارک پر یا ان کے کسی خلیفہ وقت سے دستی یا تحریری معیت کی ہو اور قادیان کو مرکز سلسلہ عالمیہ احمدیہ یقین کر لیا ہو اور حضور کے تمام دعادی کو اور خلافت احمدیہ کو برحق مانتا ہو وہ احمدی مسلمان کہلاتا ہے۔

## غیر احمدی مسلمان

وہ شخص ہے جس نے اس کے برعکس نہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے دستی یا تحریری معیت کی ہو۔ اور نہ خلفاء سلسلہ عالمیہ احمدیہ کی معیت کی ہو اور نہ قادیان کو سلسلہ احمدیہ کا مرکز سمجھتا ہو نہ خلافت احمدیہ کی تصدیق کرے اور نہ احمدیت میں مسلک ہو کہ اس کو برحق جانتا ہو۔ وہ غیر احمدی مسلمان ہے۔

## اصول جماعت احمدیہ

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَلٰئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ

یعنی ہم اول ایمان باللہ کا اقرار کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہے اور ایک ہے اور لاشریک ہے۔ دوم ایمان بالمالک کا اقرار کرتے ہیں فرشتے ہیں پاک اور فرمانبردار مخلوق ہیں۔ سوم ایمان بالوحی۔ خدا تعالیٰ اپنے پاک بندوں سے ہم کلام ہوتا رہا ہے اور ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ چہارم بالاسل خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی اور رسول ہوئے۔ ہر راست باز اور نیک لوگ تھے پیغم ایمان بالیوم الآخر۔ انسان ضرور طبعی عمر کے بعد مرتا ہے یا قتل ہو جاتا ہے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوگا اور اپنے دنیاوی اعمال کا خواہ نیک یا بد پھل پادیا جائے گا۔ نیک پھل کا نام جنت اور بُرے پھل کا نام دوزخ ہے۔

دستور العمل جماعت احمدیہ: ہماری شریعت قرآن کریم ہے جس کے بعد کوئی اور شریعت و سنو راجل جماعت احمدیہ: ہمیں یہ شریعت دائم اور قائم ہے۔ ہمارے شارح نبی پاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا آپ کی شریعت کا نسخ ہو یا بدلتے والا ہو۔ یا آپ کی اتباع اور امتی ہوئے سے باہر ہو اور انبیا الٰہی حضرت مسیح موعود کو خود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امتاری میں نبی اللہ قرار دیا ہے اس کو کوئی ہوگی مگر اس کی وحی قرآن کریم کے تابع ہوگی۔ اور آنحضرت صلعم کی مصدق ہوگی خدا تعالیٰ آپ کو پہنچنے کے لئے ہم لوگوں کی تدبیر اسلام ہے۔

تہذیب	شوال	شوال	تہذیب
۱۹	۱	۱۲	۱
۲۰	۲	۱۵	۲
۲۱	۳	۱۶	۳
۲۲	۴	۱۷	۴
۲۳	۵	۱۸	۵
۲۴	۶	۱۹	۶
۲۵	۷	۲۰	۷
۲۶	۸	۲۱	۸
۲۷	۹	۲۲	۹
۲۸	۱۰	۲۳	۱۰
۲۹	۱۱	۲۴	۱۱
۳۰	۱۲	۲۵	۱۲
۳۱	۱۳	۲۶	۱۳
۳۲	۱۴	۲۷	۱۴
۳۳	۱۵	۲۸	۱۵
۳۴	۱۶	۲۹	۱۶
۳۵	۱۷	۳۰	۱۷
۳۶	۱۸	۳۱	۱۸
۳۷	۱۹	۳۲	۱۹
۳۸	۲۰	۳۳	۲۰
۳۹	۲۱	۳۴	۲۱
۴۰	۲۲	۳۵	۲۲
۴۱	۲۳	۳۶	۲۳
۴۲	۲۴	۳۷	۲۴
۴۳	۲۵	۳۸	۲۵
۴۴	۲۶	۳۹	۲۶
۴۵	۲۷	۴۰	۲۷
۴۶	۲۸	۴۱	۲۸
۴۷	۲۹	۴۲	۲۹
۴۸	۳۰	۴۳	۳۰



# عالمی حضرت ڈاکٹر میر محمد امین حسامی صاحب مدظلہ العالی

قادیاں اجنت نشان قادیاں  
بس گئی آنکھوں میں شان قادیاں  
عرش سے اترے خوان قادیاں  
ہیں زمین و آسمان قادیاں  
جو بھی ہے پیر و جوان قادیاں  
حاکمائے ساکنان قادیاں  
نغمہ ہائے ملکات قادیاں  
یاد یار مہربان قادیاں  
جس پہ ہے نہر روان قادیاں  
ہے جہکتا بوستان قادیاں  
سرورِ خربان و جان قادیاں  
میں ہوں اور ہواستان قادیاں  
پھر بنوں میں میہمان قادیاں  
سور ہے میں عاشقان قادیاں  
گو ہر شب تاپ کاں قادیاں  
جہدئی آخر زمان قادیاں  
رہنمائے استان قادیاں  
مورثِ نسلِ شہان قادیاں  
اور دکھائے بوستان قادیاں  
جمع ہوں گے مخلصان قادیاں  
ہے نشانِ مومن قادیاں  
واہ کیا کہنے! اذان قادیاں  
نکلے میں کچھ نالذات قادیاں

آہ! وہ دارالامان قادیاں  
مکب گئی دل میں ہرگز اسکی ادا  
نعت ایمان سے عرفان لے  
چرخ چارم اور ثریا کے رقیب  
عشق مولا میں ہرگز رنگین ہے  
تو تیلے چشم ہے میرے لئے  
کر رہے ہیں سخت جی کو بقرار  
دل کو تڑپاتی ہے اب میرے بہت  
پھر وہی رستہ میری آنکھوں میں ہے  
بوئے کئے یار پھر آنے لگی  
یاد آتا ہے جمالِ روئے دوست  
وہ بھی دن ہونگے کبھی میرے نصیب  
پھر میں دیکھوں کوچہ دلدار کو  
یاد آتا ہے ہرشتی مقبرہ  
جاں فدا کر دوں مزارِ یار پر  
یعنی وہ جو چودھویں کے چاند تھے  
دیکھ وہ مینار ہے اے راہرو!  
دارتِ تختِ شہنشاہِ رسل  
مسجدِ اقصیٰ میں پہنچا دیگا یہ  
درسِ قرآن ہوگا دہان  
صدق اور اخلاص اور ہر دم دعا  
دیکھنا! یورپ میں جاگو کجی کہاں  
میرزا تسخیر یورپ کے لئے

پیر	۱	۱۵	۱۶
منگل	۲	۱۶	۲۰
بدھ	۳	۱۷	۲۱
جمعرات	۴	۱۸	۲۲
جمعہ	۵	۱۹	۲۳
ہفتہ	۶	۲۰	۲۴
اتوار	۷	۲۱	۲۵
پیر	۸	۲۲	۲۶
منگل	۹	۲۳	۲۷
بدھ	۱۰	۲۴	۲۸
جمعرات	۱۱	۲۵	۲۹
جمعہ	۱۲	۲۶	۳۰
ہفتہ	۱۳	۲۷	۳۱
اتوار	۱۴	۲۸	۱
پیر	۱۵	۲۹	۲
منگل	۱۶	۳۰	۳
بدھ	۱۷	۳۱	۴
جمعرات	۱۸	۱	۵
جمعہ	۱۹	۲	۶
ہفتہ	۲۰	۳	۷
اتوار	۲۱	۴	۸
پیر	۲۲	۵	۹
منگل	۲۳	۶	۱۰
بدھ	۲۴	۷	۱۱
جمعرات	۲۵	۸	۱۲
جمعہ	۲۶	۹	۱۳
ہفتہ	۲۷	۱۰	۱۴
اتوار	۲۸	۱۱	۱۵
پیر	۲۹	۱۲	۱۶
منگل	۳۰	۱۳	۱۷
بدھ	۳۱	۱۴	۱۸

# قرآن شریف کے جملہ حقائق مجھ پر کھول دیئے ہیں

شریعت کی کتابیں حقائق اور معارف کا ذخیرہ ہوتی ہیں لیکن ان کے حقائق و معارف کے کسی شخص کو پوری پوری اطلاع نہیں ملتی جب تک کہ اس کا دل سے صادق کی صحبت اختیار نہ کی جائے اسی لئے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔  
**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ** جس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اتقا کے مدارج کو مل طور پر کبھی حاصل نہیں ہو سکتے جب تک کہ صادق کی صحبت اور محبت اختیار نہ کی جائے لیکن اس کی صحبت میں رہ کر انسان اس انعام الہیہ عقد محبت اور محبت سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔۔۔۔۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مذہبی امور کو نفسوں اور عقائد کے رنگ میں نہیں لکھا ہے بلکہ مذہب کو ایک مانتی نظم بنایا دیا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ زمانہ کشف حقائق کا زمانہ ہے جس میں ہر ایک مذہبی بات کو عملی رنگ میں ظاہر کیا جاتا ہے اور یہی مذہب اسی لئے بھیجا گیا ہے کہ ہر اسلامی اعتقاد کو اور نیز قصص قرآنی کو عملی رنگ میں ظاہر کر دے یہ زمانہ جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے کشف حقائق کا زمانہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے جملہ حقائق مجھ پر کھول دیئے ہیں۔ (راکھم اللہ العزیز)

## پانچ ارکان اسلام

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: **بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالتَّحِيُّمِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ**۔ (بخاری)

یعنی مذہب اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر مبنی ہے۔

پہلا رکن۔ کہ طہیہ کہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ** کا اقرار ہے۔ ہذا اقرار ہے جو اللہ ہے وہ ایک ہے اور کوئی چیز اس کے ساتھ شریک نہیں ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے اور رسول اللہ ہیں۔

دوسرا رکن۔ نماز ہے۔ ہر روز پانچ وقت مسجد میں امام کی اقتداء میں نماز باجماعت پڑھنا فرض اور ضروری ہے اور نماز میں بیت اللہ کی طرف جو کہ مقلد میں ہے منہ کرنا ہے۔

تیسرا رکن۔ ماہ رمضان المبارک میں سارا ہفتہ روزے رکھنا فرض ہے۔ جو تھا رکن۔ صاحب حیثیت شخص پر اس کے مال اور آمد پر خواہ تجارت ہو یا زراعت سے یا ملازمت سے زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔

پانچواں رکن۔ حج ہے۔ وہ شخص جس کو توفیق آمد و رفت ہو۔ اور راسخ ہو اس کے لئے حج و عمرہ رکاوٹ بھی نہ ہو۔ اور غائبانے آئے گا کافی دانی فرج ہو۔ عمر بھر میں ایک بار حج بیت اللہ فرض ہے۔

سن ۱۹۶۱ء	سن ۱۹۶۲ء	سن ۱۹۶۳ء	سن ۱۹۶۴ء	سن ۱۹۶۵ء	سن ۱۹۶۶ء	سن ۱۹۶۷ء	سن ۱۹۶۸ء	سن ۱۹۶۹ء	سن ۱۹۷۰ء	سن ۱۹۷۱ء	سن ۱۹۷۲ء	سن ۱۹۷۳ء	سن ۱۹۷۴ء	سن ۱۹۷۵ء	سن ۱۹۷۶ء	سن ۱۹۷۷ء	سن ۱۹۷۸ء	سن ۱۹۷۹ء	سن ۱۹۸۰ء	سن ۱۹۸۱ء	سن ۱۹۸۲ء	سن ۱۹۸۳ء	سن ۱۹۸۴ء	سن ۱۹۸۵ء	سن ۱۹۸۶ء	سن ۱۹۸۷ء	سن ۱۹۸۸ء	سن ۱۹۸۹ء	سن ۱۹۹۰ء	سن ۱۹۹۱ء	سن ۱۹۹۲ء	سن ۱۹۹۳ء	سن ۱۹۹۴ء	سن ۱۹۹۵ء	سن ۱۹۹۶ء	سن ۱۹۹۷ء	سن ۱۹۹۸ء	سن ۱۹۹۹ء	سن ۲۰۰۰ء	سن ۲۰۰۱ء	سن ۲۰۰۲ء	سن ۲۰۰۳ء	سن ۲۰۰۴ء	سن ۲۰۰۵ء	سن ۲۰۰۶ء	سن ۲۰۰۷ء	سن ۲۰۰۸ء	سن ۲۰۰۹ء	سن ۲۰۱۰ء	سن ۲۰۱۱ء	سن ۲۰۱۲ء	سن ۲۰۱۳ء	سن ۲۰۱۴ء	سن ۲۰۱۵ء	سن ۲۰۱۶ء	سن ۲۰۱۷ء	سن ۲۰۱۸ء	سن ۲۰۱۹ء	سن ۲۰۲۰ء	سن ۲۰۲۱ء	سن ۲۰۲۲ء	سن ۲۰۲۳ء	سن ۲۰۲۴ء	سن ۲۰۲۵ء	سن ۲۰۲۶ء	سن ۲۰۲۷ء	سن ۲۰۲۸ء	سن ۲۰۲۹ء	سن ۲۰۳۰ء	سن ۲۰۳۱ء	سن ۲۰۳۲ء	سن ۲۰۳۳ء	سن ۲۰۳۴ء	سن ۲۰۳۵ء	سن ۲۰۳۶ء	سن ۲۰۳۷ء	سن ۲۰۳۸ء	سن ۲۰۳۹ء	سن ۲۰۴۰ء	سن ۲۰۴۱ء	سن ۲۰۴۲ء	سن ۲۰۴۳ء	سن ۲۰۴۴ء	سن ۲۰۴۵ء	سن ۲۰۴۶ء	سن ۲۰۴۷ء	سن ۲۰۴۸ء	سن ۲۰۴۹ء	سن ۲۰۵۰ء	سن ۲۰۵۱ء	سن ۲۰۵۲ء	سن ۲۰۵۳ء	سن ۲۰۵۴ء	سن ۲۰۵۵ء	سن ۲۰۵۶ء	سن ۲۰۵۷ء	سن ۲۰۵۸ء	سن ۲۰۵۹ء	سن ۲۰۶۰ء	سن ۲۰۶۱ء	سن ۲۰۶۲ء	سن ۲۰۶۳ء	سن ۲۰۶۴ء	سن ۲۰۶۵ء	سن ۲۰۶۶ء	سن ۲۰۶۷ء	سن ۲۰۶۸ء	سن ۲۰۶۹ء	سن ۲۰۷۰ء	سن ۲۰۷۱ء	سن ۲۰۷۲ء	سن ۲۰۷۳ء	سن ۲۰۷۴ء	سن ۲۰۷۵ء	سن ۲۰۷۶ء	سن ۲۰۷۷ء	سن ۲۰۷۸ء	سن ۲۰۷۹ء	سن ۲۰۸۰ء	سن ۲۰۸۱ء	سن ۲۰۸۲ء	سن ۲۰۸۳ء	سن ۲۰۸۴ء	سن ۲۰۸۵ء	سن ۲۰۸۶ء	سن ۲۰۸۷ء	سن ۲۰۸۸ء	سن ۲۰۸۹ء	سن ۲۰۹۰ء	سن ۲۰۹۱ء	سن ۲۰۹۲ء	سن ۲۰۹۳ء	سن ۲۰۹۴ء	سن ۲۰۹۵ء	سن ۲۰۹۶ء	سن ۲۰۹۷ء	سن ۲۰۹۸ء	سن ۲۰۹۹ء	سن ۲۱۰۰ء	سن ۲۱۰۱ء	سن ۲۱۰۲ء	سن ۲۱۰۳ء	سن ۲۱۰۴ء	سن ۲۱۰۵ء	سن ۲۱۰۶ء	سن ۲۱۰۷ء	سن ۲۱۰۸ء	سن ۲۱۰۹ء	سن ۲۱۱۰ء	سن ۲۱۱۱ء	سن ۲۱۱۲ء	سن ۲۱۱۳ء	سن ۲۱۱۴ء	سن ۲۱۱۵ء	سن ۲۱۱۶ء	سن ۲۱۱۷ء	سن ۲۱۱۸ء	سن ۲۱۱۹ء	سن ۲۱۲۰ء	سن ۲۱۲۱ء	سن ۲۱۲۲ء	سن ۲۱۲۳ء	سن ۲۱۲۴ء	سن ۲۱۲۵ء	سن ۲۱۲۶ء	سن ۲۱۲۷ء	سن ۲۱۲۸ء	سن ۲۱۲۹ء	سن ۲۱۳۰ء	سن ۲۱۳۱ء	سن ۲۱۳۲ء	سن ۲۱۳۳ء	سن ۲۱۳۴ء	سن ۲۱۳۵ء	سن ۲۱۳۶ء	سن ۲۱۳۷ء	سن ۲۱۳۸ء	سن ۲۱۳۹ء	سن ۲۱۴۰ء	سن ۲۱۴۱ء	سن ۲۱۴۲ء	سن ۲۱۴۳ء	سن ۲۱۴۴ء	سن ۲۱۴۵ء	سن ۲۱۴۶ء	سن ۲۱۴۷ء	سن ۲۱۴۸ء	سن ۲۱۴۹ء	سن ۲۱۵۰ء	سن ۲۱۵۱ء	سن ۲۱۵۲ء	سن ۲۱۵۳ء	سن ۲۱۵۴ء	سن ۲۱۵۵ء	سن ۲۱۵۶ء	سن ۲۱۵۷ء	سن ۲۱۵۸ء	سن ۲۱۵۹ء	سن ۲۱۶۰ء	سن ۲۱۶۱ء	سن ۲۱۶۲ء	سن ۲۱۶۳ء	سن ۲۱۶۴ء	سن ۲۱۶۵ء	سن ۲۱۶۶ء	سن ۲۱۶۷ء	سن ۲۱۶۸ء	سن ۲۱۶۹ء	سن ۲۱۷۰ء	سن ۲۱۷۱ء	سن ۲۱۷۲ء	سن ۲۱۷۳ء	سن ۲۱۷۴ء	سن ۲۱۷۵ء	سن ۲۱۷۶ء	سن ۲۱۷۷ء	سن ۲۱۷۸ء	سن ۲۱۷۹ء	سن ۲۱۸۰ء	سن ۲۱۸۱ء	سن ۲۱۸۲ء	سن ۲۱۸۳ء	سن ۲۱۸۴ء	سن ۲۱۸۵ء	سن ۲۱۸۶ء	سن ۲۱۸۷ء	سن ۲۱۸۸ء	سن ۲۱۸۹ء	سن ۲۱۹۰ء	سن ۲۱۹۱ء	سن ۲۱۹۲ء	سن ۲۱۹۳ء	سن ۲۱۹۴ء	سن ۲۱۹۵ء	سن ۲۱۹۶ء	سن ۲۱۹۷ء	سن ۲۱۹۸ء	سن ۲۱۹۹ء	سن ۲۲۰۰ء	سن ۲۲۰۱ء	سن ۲۲۰۲ء	سن ۲۲۰۳ء	سن ۲۲۰۴ء	سن ۲۲۰۵ء	سن ۲۲۰۶ء	سن ۲۲۰۷ء	سن ۲۲۰۸ء	سن ۲۲۰۹ء	سن ۲۲۱۰ء	سن ۲۲۱۱ء	سن ۲۲۱۲ء	سن ۲۲۱۳ء	سن ۲۲۱۴ء	سن ۲۲۱۵ء	سن ۲۲۱۶ء	سن ۲۲۱۷ء	سن ۲۲۱۸ء	سن ۲۲۱۹ء	سن ۲۲۲۰ء	سن ۲۲۲۱ء	سن ۲۲۲۲ء	سن ۲۲۲۳ء	سن ۲۲۲۴ء	سن ۲۲۲۵ء	سن ۲۲۲۶ء	سن ۲۲۲۷ء	سن ۲۲۲۸ء	سن ۲۲۲۹ء	سن ۲۲۳۰ء	سن ۲۲۳۱ء	سن ۲۲۳۲ء	سن ۲۲۳۳ء	سن ۲۲۳۴ء	سن ۲۲۳۵ء	سن ۲۲۳۶ء	سن ۲۲۳۷ء	سن ۲۲۳۸ء	سن ۲۲۳۹ء	سن ۲۲۴۰ء	سن ۲۲۴۱ء	سن ۲۲۴۲ء	سن ۲۲۴۳ء	سن ۲۲۴۴ء	سن ۲۲۴۵ء	سن ۲۲۴۶ء	سن ۲۲۴۷ء	سن ۲۲۴۸ء	سن ۲۲۴۹ء	سن ۲۲۵۰ء	سن ۲۲۵۱ء	سن ۲۲۵۲ء	سن ۲۲۵۳ء	سن ۲۲۵۴ء	سن ۲۲۵۵ء	سن ۲۲۵۶ء	سن ۲۲۵۷ء	سن ۲۲۵۸ء	سن ۲۲۵۹ء	سن ۲۲۶۰ء	سن ۲۲۶۱ء	سن ۲۲۶۲ء	سن ۲۲۶۳ء	سن ۲۲۶۴ء	سن ۲۲۶۵ء	سن ۲۲۶۶ء	سن ۲۲۶۷ء	سن ۲۲۶۸ء	سن ۲۲۶۹ء	سن ۲۲۷۰ء	سن ۲۲۷۱ء	سن ۲۲۷۲ء	سن ۲۲۷۳ء	سن ۲۲۷۴ء	سن ۲۲۷۵ء	سن ۲۲۷۶ء	سن ۲۲۷۷ء	سن ۲۲۷۸ء	سن ۲۲۷۹ء	سن ۲۲۸۰ء	سن ۲۲۸۱ء	سن ۲۲۸۲ء	سن ۲۲۸۳ء	سن ۲۲۸۴ء	سن ۲۲۸۵ء	سن ۲۲۸۶ء	سن ۲۲۸۷ء	سن ۲۲۸۸ء	سن ۲۲۸۹ء	سن ۲۲۹۰ء	سن ۲۲۹۱ء	سن ۲۲۹۲ء	سن ۲۲۹۳ء	سن ۲۲۹۴ء	سن ۲۲۹۵ء	سن ۲۲۹۶ء	سن ۲۲۹۷ء	سن ۲۲۹۸ء	سن ۲۲۹۹ء	سن ۲۳۰۰ء	سن ۲۳۰۱ء	سن ۲۳۰۲ء	سن ۲۳۰۳ء	سن ۲۳۰۴ء	سن ۲۳۰۵ء	سن ۲۳۰۶ء	سن ۲۳۰۷ء	سن ۲۳۰۸ء	سن ۲۳۰۹ء	سن ۲۳۱۰ء	سن ۲۳۱۱ء	سن ۲۳۱۲ء	سن ۲۳۱۳ء	سن ۲۳۱۴ء	سن ۲۳۱۵ء	سن ۲۳۱۶ء	سن ۲۳۱۷ء	سن ۲۳۱۸ء	سن ۲۳۱۹ء	سن ۲۳۲۰ء	سن ۲۳۲۱ء	سن ۲۳۲۲ء	سن ۲۳۲۳ء	سن ۲۳۲۴ء	سن ۲۳۲۵ء	سن ۲۳۲۶ء	سن ۲۳۲۷ء	سن ۲۳۲۸ء	سن ۲۳۲۹ء	سن ۲۳۳۰ء	سن ۲۳۳۱ء	سن ۲۳۳۲ء	سن ۲۳۳۳ء	سن ۲۳۳۴ء	سن ۲۳۳۵ء	سن ۲۳۳۶ء	سن ۲۳۳۷ء	سن ۲۳۳۸ء	سن ۲۳۳۹ء	سن ۲۳۴۰ء	سن ۲۳۴۱ء	سن ۲۳۴۲ء	سن ۲۳۴۳ء	سن ۲۳۴۴ء	سن ۲۳۴۵ء	سن ۲۳۴۶ء	سن ۲۳۴۷ء	سن ۲۳۴۸ء	سن ۲۳۴۹ء	سن ۲۳۵۰ء	سن ۲۳۵۱ء	سن ۲۳۵۲ء	سن ۲۳۵۳ء	سن ۲۳۵۴ء	سن ۲۳۵۵ء	سن ۲۳۵۶ء	سن ۲۳۵۷ء	سن ۲۳۵۸ء	سن ۲۳۵۹ء	سن ۲۳۶۰ء	سن ۲۳۶۱ء	سن ۲۳۶۲ء	سن ۲۳۶۳ء	سن ۲۳۶۴ء	سن ۲۳۶۵ء	سن ۲۳۶۶ء	سن ۲۳۶۷ء	سن ۲۳۶۸ء	سن ۲۳۶۹ء	سن ۲۳۷۰ء	سن ۲۳۷۱ء	سن ۲۳۷۲ء	سن ۲۳۷۳ء	سن ۲۳۷۴ء	سن ۲۳۷۵ء	سن ۲۳۷۶ء	سن ۲۳۷۷ء	سن ۲۳۷۸ء	سن ۲۳۷۹ء	سن ۲۳۸۰ء	سن ۲۳۸۱ء	سن ۲۳۸۲ء	سن ۲۳۸۳ء	سن ۲۳۸۴ء	سن ۲۳۸۵ء	سن ۲۳۸۶ء	سن ۲۳۸۷ء	سن ۲۳۸۸ء	سن ۲۳۸۹ء	سن ۲۳۹۰ء	سن ۲۳۹۱ء	سن ۲۳۹۲ء	سن ۲۳۹۳ء	سن ۲۳۹۴ء	سن ۲۳۹۵ء	سن ۲۳۹۶ء	سن ۲۳۹۷ء	سن ۲۳۹۸ء	سن ۲۳۹۹ء	سن ۲۴۰۰ء	سن ۲۴۰۱ء	سن ۲۴۰۲ء	سن ۲۴۰۳ء	سن ۲۴۰۴ء	سن ۲۴۰۵ء	سن ۲۴۰۶ء	سن ۲۴۰۷ء	سن ۲۴۰۸ء	سن ۲۴۰۹ء	سن ۲۴۱۰ء	سن ۲۴۱۱ء	سن ۲۴۱۲ء	سن ۲۴۱۳ء	سن ۲۴۱۴ء	سن ۲۴۱۵ء	سن ۲۴۱۶ء	سن ۲۴۱۷ء	سن ۲۴۱۸ء	سن ۲۴۱۹ء	سن ۲۴۲۰ء	سن ۲۴۲۱ء	سن ۲۴۲۲ء	سن ۲۴۲۳ء	سن ۲۴۲۴ء	سن ۲۴۲۵ء	سن ۲۴۲۶ء	سن ۲۴۲۷ء	سن ۲۴۲۸ء	سن ۲۴۲۹ء	سن ۲۴۳۰ء	سن ۲۴۳۱ء	سن ۲۴۳۲ء	سن ۲۴۳۳ء	سن ۲۴۳۴ء	سن ۲۴۳۵ء	سن ۲۴۳۶ء	سن ۲۴۳۷ء	سن ۲۴۳۸ء	سن ۲۴۳۹ء	سن ۲۴۴۰ء	سن ۲۴۴۱ء	سن ۲۴۴۲ء	سن ۲۴۴۳ء	سن ۲۴۴۴ء	سن ۲۴۴۵ء	سن ۲۴۴۶ء	سن ۲۴۴۷ء	سن ۲۴۴۸ء	سن ۲۴۴۹ء	سن ۲۴۵۰ء	سن ۲۴۵۱ء	سن ۲۴۵۲ء	سن ۲۴۵۳ء	سن ۲۴۵۴ء	سن ۲۴۵۵ء	سن ۲۴۵۶ء	سن ۲۴۵۷ء	سن ۲۴۵۸ء	سن ۲۴۵۹ء	سن ۲۴۶۰ء	سن ۲۴۶۱ء	سن ۲۴۶۲ء	سن ۲۴۶۳ء	سن ۲۴۶۴ء	سن ۲۴۶۵ء	سن ۲۴۶۶ء	سن ۲۴۶۷ء	سن ۲۴۶۸ء	سن ۲۴۶۹ء	سن ۲۴۷۰ء	سن ۲۴۷۱ء	سن ۲۴۷۲ء	سن ۲۴۷۳ء	سن ۲۴۷۴ء	سن ۲۴۷۵ء	سن ۲۴۷۶ء	سن ۲۴۷۷ء	سن ۲۴۷۸ء	سن ۲۴۷۹ء	سن ۲۴۸۰ء	سن ۲۴۸۱ء	سن ۲۴۸۲ء	سن ۲۴۸۳ء	سن ۲۴۸۴ء	سن ۲۴۸۵ء	سن ۲۴۸۶ء	سن ۲۴۸۷ء	سن ۲۴۸۸ء	سن ۲۴۸۹ء	سن ۲۴۹۰ء	سن ۲۴۹۱ء	سن ۲۴۹۲ء	سن ۲۴۹۳ء	سن ۲۴۹۴ء	سن ۲۴۹۵ء	سن ۲۴۹۶ء	سن ۲۴۹۷ء	سن ۲۴۹۸ء	سن ۲۴۹۹ء	سن ۲۵۰۰ء	سن ۲۵۰۱ء	سن ۲۵۰۲ء	سن ۲۵۰۳ء	سن ۲۵۰۴ء	سن ۲۵۰۵ء	سن ۲۵۰۶ء	سن ۲۵۰۷ء	سن ۲۵۰۸ء	سن ۲۵۰۹ء	سن ۲۵۱۰ء	سن ۲۵۱۱ء	سن ۲۵۱۲ء	سن ۲۵۱۳ء	سن ۲۵۱۴ء	سن ۲۵۱۵ء	سن ۲۵۱۶ء	سن ۲۵۱۷ء	سن ۲۵۱۸ء	سن ۲۵۱۹ء	سن ۲۵۲۰ء	سن ۲۵۲۱ء	سن ۲۵۲۲ء	سن ۲۵۲۳ء	سن ۲۵۲۴ء	سن ۲۵۲۵ء	سن ۲۵۲۶ء	سن ۲۵۲۷ء	سن ۲۵۲۸ء	سن ۲۵۲۹ء	سن ۲۵۳۰ء	سن ۲۵۳۱ء	سن ۲۵۳۲ء	سن ۲۵۳۳ء	سن ۲۵۳۴ء	سن ۲۵۳۵ء	سن ۲۵۳۶ء	سن ۲۵۳۷ء	سن ۲۵۳۸ء	سن ۲۵۳۹ء	سن ۲۵۴۰ء	سن ۲۵۴۱ء	سن ۲۵۴۲ء	سن ۲۵۴۳ء	سن ۲۵۴۴ء	سن ۲۵۴۵ء	سن ۲۵۴۶ء	سن ۲۵۴۷ء	سن ۲۵۴۸ء	سن ۲۵۴۹ء	سن ۲۵۵۰ء	سن ۲۵۵۱ء	سن ۲۵۵۲ء	سن ۲۵۵۳ء	سن ۲۵۵۴ء	سن ۲۵۵۵ء	سن ۲۵۵۶ء	سن ۲۵۵۷ء	سن ۲۵۵۸ء	سن ۲۵۵۹ء	سن ۲۵۶۰ء	سن ۲۵۶۱ء	سن ۲۵۶۲ء	سن ۲۵۶۳ء	سن ۲۵۶۴ء	سن ۲۵۶۵ء	سن ۲۵۶۶ء	سن ۲۵۶۷ء	سن ۲۵۶۸ء	سن ۲۵۶۹ء	سن ۲۵۷۰ء	سن ۲۵۷۱ء	سن ۲۵۷۲ء	سن ۲۵۷۳ء	سن ۲۵۷۴ء	سن ۲۵۷۵ء	سن ۲۵۷۶ء	سن ۲۵۷۷ء	سن ۲۵۷۸ء	سن ۲۵۷۹ء	سن ۲۵۸۰ء	سن ۲۵۸۱ء	سن ۲۵۸۲ء	سن ۲۵۸۳ء	سن ۲۵۸۴ء	سن ۲۵۸۵ء	سن ۲۵۸۶ء	سن ۲۵۸۷ء	سن ۲۵۸۸ء	سن ۲۵۸۹ء	سن ۲۵۹۰ء	سن ۲۵۹۱ء	سن ۲۵۹۲ء	سن ۲۵۹۳ء	سن ۲۵۹۴ء	سن ۲۵۹۵ء	سن ۲۵۹۶ء	سن ۲۵۹۷ء	سن ۲۵۹۸ء	سن ۲۵۹۹ء	سن ۲۶۰۰ء	سن ۲۶۰۱ء	سن ۲۶۰۲ء	سن ۲۶۰۳ء	سن ۲۶۰۴ء	سن ۲۶۰۵ء	سن ۲۶۰۶ء	سن ۲۶۰۷ء	سن ۲۶۰۸ء	سن ۲۶۰۹ء	سن ۲۶۱۰ء	سن ۲۶۱۱ء	سن ۲۶۱۲ء	سن ۲۶۱۳ء	سن ۲۶۱۴ء	سن ۲۶۱۵ء	سن ۲۶۱۶ء	سن ۲۶۱۷ء	سن ۲۶۱۸ء	سن ۲۶۱۹ء	سن ۲۶۲۰ء	سن ۲۶۲۱ء	سن ۲۶۲۲ء	سن ۲۶۲۳ء	سن ۲۶۲۴ء	سن ۲۶۲۵ء	سن ۲۶۲۶ء	سن ۲۶۲۷ء	سن ۲۶۲۸ء	سن ۲۶۲۹ء	سن ۲۶۳۰ء	سن ۲۶۳۱ء	سن ۲۶۳۲ء	سن ۲۶۳۳ء	سن ۲۶۳۴ء	سن ۲۶۳۵ء	سن ۲۶۳۶ء	سن ۲۶۳۷ء	سن ۲۶۳۸ء	سن ۲۶۳۹ء	سن ۲۶۴۰ء	سن ۲۶۴۱ء	سن ۲۶۴۲ء	سن ۲۶۴۳ء	سن ۲۶۴۴ء	سن ۲۶۴۵ء	سن ۲۶۴۶ء	سن ۲۶۴۷ء	سن ۲۶۴۸ء	سن ۲۶۴۹ء	سن ۲۶۵۰ء	سن ۲۶۵۱ء	سن ۲۶۵۲ء	سن ۲۶۵۳ء	سن ۲۶۵۴ء	سن ۲۶۵۵ء	سن ۲۶۵۶ء	سن ۲۶۵۷ء	سن ۲۶۵۸ء	سن ۲۶۵۹ء	سن ۲۶۶۰ء	سن ۲۶۶۱ء	سن ۲۶۶۲ء	سن ۲۶۶۳ء	سن ۲۶۶۴ء	سن ۲۶۶۵ء	سن ۲۶۶۶ء	سن ۲۶۶۷ء	سن ۲۶۶۸ء	سن ۲۶۶۹ء	سن ۲۶۷۰ء	سن ۲۶۷۱ء	سن ۲۶۷۲ء	سن ۲۶۷۳ء	سن ۲۶۷۴ء	سن ۲۶۷۵ء	سن ۲۶۷۶ء	سن ۲۶۷۷ء	سن ۲۶۷۸ء	سن ۲۶۷۹ء	سن ۲۶۸۰ء	سن ۲۶۸۱ء	سن ۲۶۸۲ء	سن ۲۶۸۳ء	سن ۲۶۸۴ء	سن ۲۶۸۵ء	سن ۲۶۸۶ء	سن ۲۶۸۷ء	سن ۲۶۸۸ء	سن ۲۶۸۹ء	سن ۲۶۹۰ء	سن ۲۶۹۱ء	سن ۲۶۹۲ء	سن ۲۶۹۳ء	سن ۲۶۹۴ء	سن ۲۶۹۵ء	سن ۲۶۹۶ء	سن ۲۶۹۷ء	سن ۲۶۹۸ء	سن ۲۶۹۹ء	سن ۲۷۰۰ء	سن ۲۷۰۱ء	سن ۲۷۰۲ء	سن ۲۷۰۳ء	سن ۲۷۰۴ء	سن ۲۷۰۵ء	سن ۲۷۰۶ء	سن ۲۷۰۷ء	سن ۲۷۰۸ء	سن ۲۷۰۹ء	سن ۲۷۱۰ء	سن ۲۷۱۱ء	سن ۲۷۱۲ء	سن ۲۷۱۳ء	سن ۲۷۱۴ء	سن ۲۷۱۵ء	سن ۲۷۱۶ء	سن ۲۷۱۷ء	سن ۲۷۱۸ء	سن ۲۷۱۹ء	سن ۲۷۲۰ء	سن ۲۷۲۱ء	سن ۲۷۲۲ء	سن ۲۷۲۳ء	سن ۲۷۲۴ء	سن ۲۷۲۵ء	سن ۲۷۲۶ء	سن ۲۷۲۷ء	سن ۲۷۲۸ء	سن ۲۷۲۹ء	سن ۲۷۳۰ء	سن ۲۷۳۱ء	سن ۲۷۳۲ء	سن ۲۷۳۳ء	سن ۲۷۳۴
----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	---------



# بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے

میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غور کریں یا نظر استغناء سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تخریب ہے جس کے اندر حقارت ہے اور جسے یہ حقارت بیچ کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے اور بچے پیش آنے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے، اس کی دیکھائی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے کوئی چڑکی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (سورۃ الحجرات) تم ایک دوسرے پر بڑکانا نام نہ لورے فعل فساق و فجار کا ہے۔ (ملفوظات ص ۳۵-۳۶)

## ایک چھوٹی بچی کی دعا

یعنی نبوت و اکثر میر محمد اسماعیل صاحب سول مہرجن مرحوم و مغفور  
 الہی! مجھے سیدھا راستہ بتا دے مری زندگی پاک و طیب بنا دے  
 مجھے دین و دنیا کی خوبی عطا کر ہر اک درد اور دکھ سے مجھ کو نفاذ کر  
 کچھ ایسا سبق راستی کا پڑھا دے ہمیشہ رہیں دل میں اچھے ارادے  
 جو دیکھے وہ خوش ہو کے مجھ کو دعا دے سرا سرجیت کی پستی بنا دے  
 مجھے دین کا علم اتنا سکھا دے کچھ ایسی لگن دل میں میرے لگا دے  
 یہی رنگ نیکی کا رب پر پڑھا دے ہدی دے تقی دے۔ نقادے رفاد  
 خدا یا تو صدیقہ مجھ کو بنا دے مرا نام ابائے رکھا ہے مریم

— آمین —

۱۹۱۷ء جولائی	۱۳۳۷ھ محرم	۱۳۳۸ھ ذی القعدة	۱۳۳۹ھ ذی الحجة
ہفتہ	۱	۱۷	۱۸
اتوار	۲	۱۸	۱۹
پیر	۳	۱۹	۲۰
منگل	۴	۲۰	۲۱
بدھ	۵	۲۱	۲۲
جمعرات	۶	۲۲	۲۳
جمعہ	۷	۲۳	۲۴
ہفتہ	۸	۲۴	۲۵
اتوار	۹	۲۵	۲۶
پیر	۱۰	۲۶	۲۷
منگل	۱۱	۲۷	۲۸
بدھ	۱۲	۲۸	۲۹
جمعرات	۱۳	۲۹	۳۰
جمعہ	۱۴	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱۵	۳۱	
اتوار	۱۶	۱	۲
پیر	۱۷	۲	۳
منگل	۱۸	۳	۴
بدھ	۱۹	۴	۵
جمعرات	۲۰	۵	۶
جمعہ	۲۱	۶	۷
ہفتہ	۲۲	۷	۸
اتوار	۲۳	۸	۹
پیر	۲۴	۹	۱۰
منگل	۲۵	۱۰	۱۱
بدھ	۲۶	۱۱	۱۲
جمعرات	۲۷	۱۲	۱۳
جمعہ	۲۸	۱۳	۱۴
ہفتہ	۲۹	۱۴	۱۵
اتوار	۳۰	۱۵	۱۶
پیر	۳۱	۱۶	۱۷

# حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا مقام

حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معزز کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت ہیں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کا تقویٰ اور محبت اور صبر اور استقامت اور زہد اور خجاستہ ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتداء کرنے والے ہیں۔ جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے۔ اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو علی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اس کے اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش اپنے اندر لے لیتا ہے۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کی قدر مگر وہی جو انہی میں سے ہے۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی۔ کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیائے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانے میں محبت کی تاحسین رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تفسیر کی جائے اور جو شخص حسینؑ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف انکی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اسکے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ رکعات طہیات حضرت مسیحؑ پر موقوف (فتاویٰ احمدیہ حصہ دوم ص ۱۷)

۱۹۱۱ء	۱۳۳۱ھ	۱۳۳۱ھ	۱۳۳۱ھ	۱۳۳۱ھ
نکل	۱	۱۸	۱	۱۷
بدھ	۲	۱۹	۲	۱۸
جمعرات	۳	۲۰	۳	۱۹
جمعہ	۴	۲۱	۴	۲۰
ہفتہ	۵	۲۲	۵	۲۱
اتوار	۶	۲۳	۶	۲۲
پیر	۷	۲۴	۷	۲۳
منگل	۸	۲۵	۸	۲۴
بدھ	۹	۲۶	۹	۲۵
جمعرات	۱۰	۲۷	۱۰	۲۶
جمعہ	۱۱	۲۸	۱۱	۲۷
ہفتہ	۱۲	۲۹	۱۲	۲۸
اتوار	۱۳	۳۰	۱۳	۲۹
پیر	۱۴	۳۱	۱۴	۳۰
منگل	۱۵	۱	۱۵	۳۱
بدھ	۱۶	۲	۱۶	۱
جمعرات	۱۷	۳	۱۷	۲
جمعہ	۱۸	۴	۱۸	۳
ہفتہ	۱۹	۵	۱۹	۴
اتوار	۲۰	۶	۲۰	۵
پیر	۲۱	۷	۲۱	۶
منگل	۲۲	۸	۲۲	۷
بدھ	۲۳	۹	۲۳	۸
جمعرات	۲۴	۱۰	۲۴	۹
جمعہ	۲۵	۱۱	۲۵	۱۰
ہفتہ	۲۶	۱۲	۲۶	۱۱
اتوار	۲۷	۱۳	۲۷	۱۲
پیر	۲۸	۱۴	۲۸	۱۳
منگل	۲۹	۱۵	۲۹	۱۴
بدھ	۳۰	۱۶	۳۰	۱۵
جمعرات	۳۱	۱۷	۳۱	۱۶



# صَادِقِ عَلِیِّ بْنِ اَبِی سَیِّدِی صَادِقِ حَسَنِ صَلَواتُہ

روز	تاریخ	روز	تاریخ	روز	تاریخ
جمعہ	۱	۳۰	۱	۱۶	۱۶
ہفتہ	۲	۳۱	۲	۱۸	۱۸
اتوار	۳	۱	۳	۱۹	۱۹
پیر	۴	۲	۴	۲۰	۲۰
منگل	۵	۳	۵	۲۱	۲۱
بدھ	۶	۴	۶	۲۲	۲۲
جمعرات	۷	۵	۷	۲۳	۲۳
جمعہ	۸	۶	۸	۲۴	۲۴
ہفتہ	۹	۷	۹	۲۵	۲۵
اتوار	۱۰	۸	۱۰	۲۶	۲۶
پیر	۱۱	۹	۱۱	۲۷	۲۷
منگل	۱۲	۱۰	۱۲	۲۸	۲۸
بدھ	۱۳	۱۱	۱۳	۲۹	۲۹
جمعرات	۱۴	۱۲	۱۴	۳۰	۳۰
جمعہ	۱۵	۱۳	۱۵	۳۱	۳۱
ہفتہ	۱۶	۱۴	۱۶	۱	۱
اتوار	۱۷	۱۵	۱۷	۲	۲
پیر	۱۸	۱۶	۱۸	۳	۳
منگل	۱۹	۱۷	۱۹	۴	۴
بدھ	۲۰	۱۸	۲۰	۵	۵
جمعرات	۲۱	۱۹	۲۱	۶	۶
جمعہ	۲۲	۲۰	۲۲	۷	۷
ہفتہ	۲۳	۲۱	۲۳	۸	۸
اتوار	۲۴	۲۲	۲۴	۹	۹
پیر	۲۵	۲۳	۲۵	۱۰	۱۰
منگل	۲۶	۲۴	۲۶	۱۱	۱۱
بدھ	۲۷	۲۵	۲۷	۱۲	۱۲
جمعرات	۲۸	۲۶	۲۸	۱۳	۱۳
جمعہ	۲۹	۲۷	۲۹	۱۴	۱۴
ہفتہ	۳۰	۲۸	۳۰	۱۵	۱۵

دلوں میں احمدیوں کے بڑے مصطفیٰ باقی  
 ہمارے دل میں اب اس سے ہی نور خدا باقی  
 خدا کے فضل سے ہے شاہین میرزا باقی  
 غرض فیوض کے مرنے پر جو رہتا ہے باقی  
 شادمانہ راہ حاصل کیا وہ گیا باقی  
 ہدایت کے لئے جو درگاہ تھا پہلے گلا باقی  
 اسی سے ہمیں ہے ایک شکار اشتیاق باقی  
 خدا نے کر دیا نیک اسکا پھر کیوں گلا باقی  
 پھو پھوس کا قصہ شک ہو اس میں گزرا باقی  
 تو اس اہل کسے دل میں رہا خوف خدا باقی  
 سمجھ لے اب کہ تجھ میں ہے کچھ فہم رسا باقی  
 نہیں بننا جہان میں کچھ بھی اسکا سلسلہ باقی  
 ذرا ثابت تو یہ کردہ اگر ہے کچھ حیا باقی  
 تو پھر اسلام کا نیا دورہ جاتا ہے کیا باقی  
 محقق کو نہیں رہتا ہے کچھ بھی دوسا باقی  
 پھر اے مان لیتے ہیں کہو کیا شک باقی  
 مکذّب کے لئے ہے لعنت و قہر خدا باقی  
 رہ گیا اب مکذّب کا نہ اک پتا ہر باقی

سنو اے منکر ہے احمدیوں کا خدا باقی  
 طاہر نور تھا مرزا کو احمد کی غلامی سے  
 وصال میرزا سے کاڑیا رخ کا کیا بگڑا  
 وہی سب کا خدا ہے ترقی پر زنا نہ ہے  
 ہمارے سلسلہ کو روز افزوں اب ترقی ہے  
 وہی تعلیم جدیدی ہو رہی ہے ہادی عالم  
 ملا ہے مغز قرآن ہم کو تم نے بڑیا پائیں  
 نکاح آسمانی کا تھا جو الہام شری تھا  
 عذاب اللہ مل جاتا ہے استغفار سے بیشک  
 برواجب موت احمد بیگ سے الہام یہ پیا  
 غرض اصلاح ہوتی ہے ذخیرہ میں حرکت ہے  
 خدا پر افترا کرتا ہے جو ناکام مرنے ہے  
 بھلائی ہے چالیس اہل ہمت مغزی کو بھی  
 اگر تیس برس پا جا ایسا مغزی ہمت  
 یہی معیار ایسا ہے کہ جس سخت و باطل میں  
 برواجب اس طرح پر صدق شان میرا ثابت  
 صداقت جب ہوئی تھا ہر توحید تک یہ ثابت  
 پہلے پھولیکا ہر دم بار احمد فضل یزدان سے

نصیحت مان لو صادق کی چھوڑ دے یہ بیدینا  
 دبان کو تمام لو اب بھی اگر ہے اتفاق باقی

حضرت اندس مسیح موعود علیہ السلام کی آخری جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء  
 کی تقریریں - دوکان چھٹی یا مبین نازک کتب ربوہ سنگا دیں۔

# مبشرات منجانب اللہ

فرمودہ غالب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رعوں کو جو زمین کی مشرقی آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں تو حید کی طرف بھیجے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا " (از الوصیت)

۲۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میرا محبت دلوں میں بٹھائیگا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا۔ اور ب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کرینگے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس شہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیکا اور پھولیکا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائیگا بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور اربابا آتش گئے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

۳۔ سوائے سلسلہ رالیہ ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبراؤں کو اپنے ہفتہ فرقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ " (تجلیات الہیہ)

## احمدی ختہری کا چوالیسواں سال

۱۔ احمد قمر احمد ختہری نذا کا یہ ۴۴ واں سال ہے۔ تیس سال تک قادیان سے شائع ہوتی رہی اور چودہ سال سے پاکستان سے چھپکر شائع ہوتی ہے۔ محمد اللہ اس میں عجیب غریب کارآمد مفید دانش و تجسس تبلیغی و اخلاقی و مذہبی و تعلیمی و تربیتی مضامین درج ہوتے ہیں جو اپنے احباب کے لئے سال کا نیا تحفہ اور ان کے علم میں مزید اضافہ کا موجب ہے اور دوسرا جہاں کیلئے انکی غیر خواہی تجلیات و بہتری کا باعث ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو قائم و دائم رکھے۔ آمین ثر آمین۔  
محمد یابین بقلم خود

اکتوبر	نومبر	دسمبر	جنوری	فروری	مارچ
۱	۲۰	۱	۱۶	۱۶	۱۶
۲	۲۱	۲	۱۷	۱۷	۱۷
۳	۲۲	۳	۱۸	۱۸	۱۸
۴	۲۳	۴	۱۹	۱۹	۱۹
۵	۲۴	۵	۲۰	۲۰	۲۰
۶	۲۵	۶	۲۱	۲۱	۲۱
۷	۲۶	۷	۲۲	۲۲	۲۲
۸	۲۷	۸	۲۳	۲۳	۲۳
۹	۲۸	۹	۲۴	۲۴	۲۴
۱۰	۲۹	۱۰	۲۵	۲۵	۲۵
۱۱	۳۰	۱۱	۲۶	۲۶	۲۶
۱۲	۳۱	۱۲	۲۷	۲۷	۲۷
۱۳	۱	۱۳	۲۸	۲۸	۲۸
۱۴	۲	۱۴	۲۹	۲۹	۲۹
۱۵	۳	۱۵	۳۰	۳۰	۳۰
۱۶	۴	۱۶	۳۱	۳۱	۳۱
۱۷	۵	۱۷	۱	۱	۱
۱۸	۶	۱۸	۲	۲	۲
۱۹	۷	۱۹	۳	۳	۳
۲۰	۸	۲۰	۴	۴	۴
۲۱	۹	۲۱	۵	۵	۵
۲۲	۱۰	۲۲	۶	۶	۶
۲۳	۱۱	۲۳	۷	۷	۷
۲۴	۱۲	۲۴	۸	۸	۸
۲۵	۱۳	۲۵	۹	۹	۹
۲۶	۱۴	۲۶	۱۰	۱۰	۱۰
۲۷	۱۵	۲۷	۱۱	۱۱	۱۱
۲۸	۱۶	۲۸	۱۲	۱۲	۱۲
۲۹	۱۷	۲۹	۱۳	۱۳	۱۳
۳۰	۱۸	۳۰	۱۴	۱۴	۱۴
۳۱	۱۹	۳۱	۱۵	۱۵	۱۵



## نحمدی بردعوی حق

”دنیا مجھ کو پہچانتی نہیں لیکن وہ مجھے جانتا ہے۔ جس نے مجھ  
بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سر اسر بدقسمتی ہے کہ میری  
تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں۔ جس کو مالک حقیقہ نے اپنے  
ہاتھ سے لگایا ہے۔“

”اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اختیار تک  
مجدد سے وفا کرے گا۔۔۔۔۔ اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ  
نہ ہو۔ تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے۔۔۔۔۔ وہ خدمت جو عین  
وقت پر خداوند تقدیر نے میرے سپرد کی ہے اور اسی نے مجھے پیدا کیا ہے  
سرگزشتہ نہیں کہ میں اس میں سستی کروں۔ اگرچہ آفتاب ایک طرف  
ہے اور زمین ایک طرف سے باہم مل کر کھلنا چاہیں۔“

”جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور کلدین میں آخر ایک من فیصلہ  
کر دیا۔ اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین آئے  
کیلئے بھی ایک موسم ہوتا ہے۔ اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس  
یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں۔ اور نہ بے موسم جاؤں گا۔“ (تحفہ گولڈ ویب)

## محمد خاتم النبیین ﷺ

”میں نے ایسے رسول کو پایا۔ جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا  
جس نے اپنی کمال طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اس کی قدرت کیا ہی عظمت  
اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں پکڑا اور جس  
کے ہمارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں ہو سکتی۔ وہی ہمارا سچا خدا ہے شمار  
برکتوں والا ہے اور بے شمار قدرتوں والا اور بے شمار حسن والا۔“

اور بے شمار احسان والا۔ اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔“

(نسیم دعوت ص ۱)

۱۹۹۱ء		۱۳۱۱ھ		جہاز	
۱	۲۱	۱	۱۶	۱۶	۱۶
۲	۲۲	۲	۱۷	۱۷	۱۷
۳	۲۳	۳	۱۸	۱۸	۱۸
۴	۲۴	۴	۱۹	۱۹	۱۹
۵	۲۵	۵	۲۰	۲۰	۲۰
۶	۲۶	۶	۲۱	۲۱	۲۱
۷	۲۷	۷	۲۲	۲۲	۲۲
۸	۲۸	۸	۲۳	۲۳	۲۳
۹	۲۹	۹	۲۴	۲۴	۲۴
۱۰	۳۰	۱۰	۲۵	۲۵	۲۵
۱۱	۳۱	۱۱	۲۶	۲۶	۲۶
۱۲	۳۲	۱۲	۲۷	۲۷	۲۷
۱۳	۳۳	۱۳	۲۸	۲۸	۲۸
۱۴	۳۴	۱۴	۲۹	۲۹	۲۹
۱۵	۳۵	۱۵	۳۰	۳۰	۳۰
۱۶	۳۶	۱۶	۳۱	۳۱	۳۱
۱۷	۳۷	۱۷	۳۲	۳۲	۳۲
۱۸	۳۸	۱۸	۳۳	۳۳	۳۳
۱۹	۳۹	۱۹	۳۴	۳۴	۳۴
۲۰	۴۰	۲۰	۳۵	۳۵	۳۵
۲۱	۴۱	۲۱	۳۶	۳۶	۳۶
۲۲	۴۲	۲۲	۳۷	۳۷	۳۷
۲۳	۴۳	۲۳	۳۸	۳۸	۳۸
۲۴	۴۴	۲۴	۳۹	۳۹	۳۹
۲۵	۴۵	۲۵	۴۰	۴۰	۴۰
۲۶	۴۶	۲۶	۴۱	۴۱	۴۱
۲۷	۴۷	۲۷	۴۲	۴۲	۴۲
۲۸	۴۸	۲۸	۴۳	۴۳	۴۳
۲۹	۴۹	۲۹	۴۴	۴۴	۴۴
۳۰	۵۰	۳۰	۴۵	۴۵	۴۵
۳۱	۵۱	۳۱	۴۶	۴۶	۴۶
۳۲	۵۲	۳۲	۴۷	۴۷	۴۷
۳۳	۵۳	۳۳	۴۸	۴۸	۴۸
۳۴	۵۴	۳۴	۴۹	۴۹	۴۹
۳۵	۵۵	۳۵	۵۰	۵۰	۵۰
۳۶	۵۶	۳۶	۵۱	۵۱	۵۱
۳۷	۵۷	۳۷	۵۲	۵۲	۵۲
۳۸	۵۸	۳۸	۵۳	۵۳	۵۳
۳۹	۵۹	۳۹	۵۴	۵۴	۵۴
۴۰	۶۰	۴۰	۵۵	۵۵	۵۵
۴۱	۶۱	۴۱	۵۶	۵۶	۵۶
۴۲	۶۲	۴۲	۵۷	۵۷	۵۷
۴۳	۶۳	۴۳	۵۸	۵۸	۵۸
۴۴	۶۴	۴۴	۵۹	۵۹	۵۹
۴۵	۶۵	۴۵	۶۰	۶۰	۶۰
۴۶	۶۶	۴۶	۶۱	۶۱	۶۱
۴۷	۶۷	۴۷	۶۲	۶۲	۶۲
۴۸	۶۸	۴۸	۶۳	۶۳	۶۳
۴۹	۶۹	۴۹	۶۴	۶۴	۶۴
۵۰	۷۰	۵۰	۶۵	۶۵	۶۵
۵۱	۷۱	۵۱	۶۶	۶۶	۶۶
۵۲	۷۲	۵۲	۶۷	۶۷	۶۷
۵۳	۷۳	۵۳	۶۸	۶۸	۶۸
۵۴	۷۴	۵۴	۶۹	۶۹	۶۹
۵۵	۷۵	۵۵	۷۰	۷۰	۷۰
۵۶	۷۶	۵۶	۷۱	۷۱	۷۱
۵۷	۷۷	۵۷	۷۲	۷۲	۷۲
۵۸	۷۸	۵۸	۷۳	۷۳	۷۳
۵۹	۷۹	۵۹	۷۴	۷۴	۷۴
۶۰	۸۰	۶۰	۷۵	۷۵	۷۵
۶۱	۸۱	۶۱	۷۶	۷۶	۷۶
۶۲	۸۲	۶۲	۷۷	۷۷	۷۷
۶۳	۸۳	۶۳	۷۸	۷۸	۷۸
۶۴	۸۴	۶۴	۷۹	۷۹	۷۹
۶۵	۸۵	۶۵	۸۰	۸۰	۸۰
۶۶	۸۶	۶۶	۸۱	۸۱	۸۱
۶۷	۸۷	۶۷	۸۲	۸۲	۸۲
۶۸	۸۸	۶۸	۸۳	۸۳	۸۳
۶۹	۸۹	۶۹	۸۴	۸۴	۸۴
۷۰	۹۰	۷۰	۸۵	۸۵	۸۵
۷۱	۹۱	۷۱	۸۶	۸۶	۸۶
۷۲	۹۲	۷۲	۸۷	۸۷	۸۷
۷۳	۹۳	۷۳	۸۸	۸۸	۸۸
۷۴	۹۴	۷۴	۸۹	۸۹	۸۹
۷۵	۹۵	۷۵	۹۰	۹۰	۹۰
۷۶	۹۶	۷۶	۹۱	۹۱	۹۱
۷۷	۹۷	۷۷	۹۲	۹۲	۹۲
۷۸	۹۸	۷۸	۹۳	۹۳	۹۳
۷۹	۹۹	۷۹	۹۴	۹۴	۹۴
۸۰	۱۰۰	۸۰	۹۵	۹۵	۹۵
۸۱	۱۰۱	۸۱	۹۶	۹۶	۹۶
۸۲	۱۰۲	۸۲	۹۷	۹۷	۹۷
۸۳	۱۰۳	۸۳	۹۸	۹۸	۹۸
۸۴	۱۰۴	۸۴	۹۹	۹۹	۹۹
۸۵	۱۰۵	۸۵	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۸۶	۱۰۶	۸۶	۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱
۸۷	۱۰۷	۸۷	۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲
۸۸	۱۰۸	۸۸	۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳
۸۹	۱۰۹	۸۹	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
۹۰	۱۱۰	۹۰	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵
۹۱	۱۱۱	۹۱	۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶
۹۲	۱۱۲	۹۲	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷
۹۳	۱۱۳	۹۳	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
۹۴	۱۱۴	۹۴	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹
۹۵	۱۱۵	۹۵	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۹۶	۱۱۶	۹۶	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱
۹۷	۱۱۷	۹۷	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲
۹۸	۱۱۸	۹۸	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳
۹۹	۱۱۹	۹۹	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴
۱۰۰	۱۲۰	۱۰۰	۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵
۱۰۱	۱۲۱	۱۰۱	۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶
۱۰۲	۱۲۲	۱۰۲	۱۱۷	۱۱۷	۱۱۷
۱۰۳	۱۲۳	۱۰۳	۱۱۸	۱۱۸	۱۱۸
۱۰۴	۱۲۴	۱۰۴	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹
۱۰۵	۱۲۵	۱۰۵	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰
۱۰۶	۱۲۶	۱۰۶	۱۲۱	۱۲۱	۱۲۱
۱۰۷	۱۲۷	۱۰۷	۱۲۲	۱۲۲	۱۲۲
۱۰۸	۱۲۸	۱۰۸	۱۲۳	۱۲۳	۱۲۳
۱۰۹	۱۲۹	۱۰۹	۱۲۴	۱۲۴	۱۲۴
۱۱۰	۱۳۰	۱۱۰	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵
۱۱۱	۱۳۱	۱۱۱	۱۲۶	۱۲۶	۱۲۶
۱۱۲	۱۳۲	۱۱۲	۱۲۷	۱۲۷	۱۲۷
۱۱۳	۱۳۳	۱۱۳	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸
۱۱۴	۱۳۴	۱۱۴	۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹
۱۱۵	۱۳۵	۱۱۵	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰
۱۱۶	۱۳۶	۱۱۶	۱۳۱	۱۳۱	۱۳۱
۱۱۷	۱۳۷	۱۱۷	۱۳۲	۱۳۲	۱۳۲
۱۱۸	۱۳۸	۱۱۸	۱۳۳	۱۳۳	۱۳۳
۱۱۹	۱۳۹	۱۱۹	۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴
۱۲۰	۱۴۰	۱۲۰	۱۳۵	۱۳۵	۱۳۵
۱۲۱	۱۴۱	۱۲۱	۱۳۶	۱۳۶	۱۳۶
۱۲۲	۱۴۲	۱۲۲	۱۳۷	۱۳۷	۱۳۷
۱۲۳	۱۴۳	۱۲۳	۱۳۸	۱۳۸	۱۳۸
۱۲۴	۱۴۴	۱۲۴	۱۳۹	۱۳۹	۱۳۹
۱۲۵	۱۴۵	۱۲۵	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰
۱۲۶	۱۴۶	۱۲۶	۱۴۱	۱۴۱	۱۴۱
۱۲۷	۱۴۷	۱۲۷	۱۴۲	۱۴۲	۱۴۲
۱۲۸	۱۴۸	۱۲۸	۱۴۳	۱۴۳	۱۴۳
۱۲۹	۱۴۹	۱۲۹	۱۴۴	۱۴۴	۱۴۴
۱۳۰	۱۵۰	۱۳۰	۱۴۵	۱۴۵	۱۴۵
۱۳۱	۱۵۱	۱۳۱	۱۴۶	۱۴۶	۱۴۶
۱۳۲	۱۵۲	۱۳۲	۱۴۷	۱۴۷	۱۴۷
۱۳۳	۱۵۳	۱۳۳	۱۴۸	۱۴۸	۱۴۸
۱۳۴	۱۵۴	۱۳۴	۱۴۹	۱۴۹	۱۴۹
۱۳۵	۱۵۵	۱۳۵	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰
۱۳۶	۱۵۶	۱۳۶	۱۵۱	۱۵۱	۱۵۱
۱۳۷	۱۵۷	۱۳۷	۱۵۲	۱۵۲	۱۵۲
۱۳۸	۱۵۸	۱۳۸	۱۵۳	۱۵۳	۱۵۳
۱۳۹	۱۵۹	۱۳۹	۱۵۴	۱۵۴	۱۵۴
۱۴۰	۱۶۰	۱۴۰	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵
۱۴۱	۱۶۱	۱۴۱	۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶
۱۴۲	۱۶۲	۱۴۲	۱۵۷	۱۵۷	۱۵۷
۱۴۳	۱۶۳	۱۴۳	۱۵۸	۱۵۸	۱۵۸
۱۴۴	۱۶۴	۱۴۴	۱۵۹	۱۵۹	۱۵۹
۱۴۵	۱۶۵	۱۴۵	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰
۱۴۶	۱۶۶	۱۴۶	۱۶۱	۱۶۱	۱۶۱
۱۴۷	۱۶۷	۱۴۷	۱۶۲	۱۶۲	۱۶۲
۱۴۸	۱۶۸	۱۴۸	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳
۱۴۹	۱۶۹	۱۴۹	۱۶۴	۱۶۴	۱۶۴
۱۵۰	۱۷۰	۱۵۰	۱۶۵	۱۶۵	۱۶۵
۱۵۱	۱۷۱	۱۵۱	۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶
۱۵۲	۱۷۲	۱۵۲	۱۶۷	۱۶۷	۱۶۷
۱۵۳	۱۷۳	۱۵۳	۱۶۸	۱۶۸	۱۶۸
۱۵۴	۱۷۴	۱۵۴	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹
۱۵۵	۱۷۵	۱۵۵	۱۷۰	۱۷۰	۱۷۰
۱۵۶	۱۷۶	۱۵۶	۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱
۱۵۷	۱۷۷	۱۵۷	۱۷۲	۱۷۲	۱۷۲
۱۵۸	۱۷۸	۱۵۸	۱۷۳	۱۷۳	۱۷۳
۱۵۹	۱۷۹	۱۵۹	۱۷۴	۱۷۴	۱۷۴
۱۶۰	۱۸۰	۱۶۰	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵
۱۶۱	۱۸۱	۱۶۱	۱۷۶	۱۷۶	۱۷۶
۱۶۲	۱۸۲	۱۶۲	۱۷۷	۱۷۷	۱۷۷
۱۶۳	۱۸۳	۱۶۳	۱۷۸	۱۷۸	۱۷۸
۱۶۴	۱۸۴	۱۶۴	۱۷۹	۱۷۹	۱۷۹
۱۶۵	۱۸۵	۱۶۵	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰
۱۶۶	۱۸۶	۱۶۶	۱۸۱	۱۸۱	۱۸۱
۱۶۷	۱۸۷	۱۶۷	۱۸۲	۱۸۲	۱۸۲
۱۶۸	۱۸۸	۱۶۸	۱۸۳	۱۸۳	۱۸۳
۱۶۹	۱۸۹	۱۶۹	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴
۱۷۰	۱۹۰	۱۷۰	۱۸۵	۱۸۵	۱۸۵
۱۷۱	۱۹۱	۱۷۱	۱۸۶	۱۸۶	۱۸۶
۱۷۲	۱۹۲	۱۷۲	۱۸۷	۱۸۷	۱۸۷
۱۷۳	۱۹۳	۱۷۳	۱۸۸	۱۸۸	۱۸۸
۱۷۴	۱۹۴	۱۷۴	۱۸۹	۱۸۹	۱۸۹
۱۷۵	۱۹۵	۱۷۵	۱۹۰	۱۹۰	۱۹۰
۱۷۶	۱۹۶	۱۷۶	۱۹۱	۱۹۱	۱۹۱
۱۷۷	۱۹۷	۱۷۷	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲
۱۷۸	۱۹۸	۱۷۸	۱۹۳	۱۹۳	۱۹۳
۱۷۹	۱۹۹	۱۷۹	۱۹۴	۱۹۴	۱۹۴
۱۸۰	۲۰۰	۱۸۰	۱۹۵	۱۹۵	۱۹۵
۱۸۱	۲۰۱	۱۸۱	۱۹۶	۱۹۶	۱۹۶
۱۸۲	۲۰۲	۱۸۲	۱۹۷	۱۹۷	۱۹۷
۱۸۳	۲۰۳	۱۸۳	۱۹۸	۱۹۸	۱۹۸
۱۸۴	۲۰۴	۱۸۴	۱۹۹	۱۹۹	۱۹۹
۱۸۵	۲۰۵	۱۸۵	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰
۱۸۶	۲۰۶	۱۸۶	۲۰۱	۲۰۱	۲۰۱
۱۸۷	۲۰۷	۱۸۷	۲۰۲	۲۰۲	۲۰۲
۱۸۸	۲۰۸	۱۸۸	۲۰۳	۲۰۳	۲۰۳
۱۸۹	۲۰۹	۱۸۹	۲۰۴	۲۰۴	۲۰۴
۱۹۰	۲۱۰	۱۹۰	۲۰۵	۲۰۵	۲۰۵
۱۹۱	۲۱۱	۱۹۱	۲۰۶	۲۰۶	۲۰۶
۱۹۲	۲۱۲	۱۹۲	۲۰۷	۲۰۷	

# بشارات خداوندی متعلق حضرت مسیح عمو علیہ السلام

نیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عودت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا۔ اور اپنی طرف بلاؤں گا۔ پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب لوگ جو تیری ذریت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نالود کرنے کے خیال میں ہیں۔ وہ خود ناکام رہیں گے۔ اور ناکامی و نامرادی میں مرینگے۔ لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے حاکم اور دلی محبوبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا۔ اور ان میں کثرت بخشوں گا۔ اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تار و زیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا۔ اور فراموش نہیں کرے گا۔ ..... اور وہ دقت آتا ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے پیروں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(تبلیغ رسالت جلد اول ص ۷۱)

## لمبی عمر لینے کا نسخہ

جو شخص اپنے وجود کو نافع الناس بناتا ہے ایسے شخص کی عمر بڑھائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْتَسْ فِي الْآخِرَةِ۔ جو لوگوں کو نفع پہنچائے وہ زمین میں رہے گا۔ اور فرماتا ہے کہ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا يَتَمَنَّ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَقَالَ اِنِّى مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔ اور سب سے اچھا شخص وہ ہے جو قول اور عمل سے دعوت حق کرتا ہے۔

۱۹۹۱ء	۱۹۹۰ء	۱۹۸۹ء	۱۹۸۸ء	۱۹۸۷ء	۱۹۸۶ء
جمعہ	۱	۲۲	۱	۱۶	۱۶
ہفتہ	۲	۲۳	۲	۱۷	۱۷
اتوار	۳	۲۴	۳	۱۸	۱۸
پیر	۴	۲۵	۴	۱۹	۱۹
منگل	۵	۲۶	۵	۲۰	۲۰
بدھ	۶	۲۷	۶	۲۱	۲۱
جمعرات	۷	۲۸	۷	۲۲	۲۲
جمعہ	۸	۲۹	۸	۲۳	۲۳
ہفتہ	۹	۳۰	۹	۲۴	۲۴
اتوار	۱۰	۳۱	۱۰	۲۵	۲۵
پیر	۱۱	۱	۱۱	۲۶	۲۶
منگل	۱۲	۲	۱۲	۲۷	۲۷
بدھ	۱۳	۳	۱۳	۲۸	۲۸
جمعرات	۱۴	۴	۱۴	۲۹	۲۹
جمعہ	۱۵	۵	۱۵	۳۰	۳۰
ہفتہ	۱۶	۶	۱۶	۳۱	۳۱
اتوار	۱۷	۷	۱۷	۱	۱
پیر	۱۸	۸	۱۸	۲	۲
منگل	۱۹	۹	۱۹	۳	۳
بدھ	۲۰	۱۰	۲۰	۴	۴
جمعرات	۲۱	۱۱	۲۱	۵	۵
جمعہ	۲۲	۱۲	۲۲	۶	۶
ہفتہ	۲۳	۱۳	۲۳	۷	۷
اتوار	۲۴	۱۴	۲۴	۸	۸
پیر	۲۵	۱۵	۲۵	۹	۹
منگل	۲۶	۱۶	۲۶	۱۰	۱۰
بدھ	۲۷	۱۷	۲۷	۱۱	۱۱
جمعرات	۲۸	۱۸	۲۸	۱۲	۱۲
جمعہ	۲۹	۱۹	۲۹	۱۳	۱۳
ہفتہ	۳۰	۲۰	۳۰	۱۴	۱۴
اتوار	۳۱	۲۱	۳۱	۱۵	۱۵



وَالْآخَرِينَ مِنْهُمْ لَنَأْتِيَنَّكَ بِهِنَّ

لا اذ كُفِّمَتْ طَيْبَةُ عَصْرٍ اَمْسَحْ مَوْخُوذُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ -

اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ کمالی فضالت کے بعد ہدایت اور حکمت پانے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور برکات کو مشاہدہ کرنے والے صرف وہی گروہ ہیں۔ اول صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے نعت تاریکی میں مبتلا تھے اور پھر بعد اس کے خدائے تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے زمانہ نبوی پایا۔ اور معجزات اپنی آنکھوں سے دیکھے اور پیشگوئیوں کا مشاہدہ کیا۔ اور یقین نے ان میں ایسی تبدیلی پیدا کی کہ گویا صرف ایک روح رکھ گئے دوسرا گروہ جو بموجب آیت موصوفہ بالا صحابہ کی مانند میں مسیح موجود کا گروہ ہے۔ کیونکہ یہ گروہ بھی حق کی مانند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو دیکھنے والا ہے اور تاریکی اور ضلالت کے بعد ہدایت پانے والا اور آیت اخیرین منہم میں جو اس گروہ کو منہم کی دولت سے یعنی صحابہ سے مشابہ ہونے کی نعمت سے حصہ دیا گیا ہے۔ یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے یعنی جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھے اور پیشگوئیاں مشاہدہ کیں ایسا ہی وہ بھی مشاہدہ کرینگے اور درمیانی زمانہ کو اس نعمت سے کامل طور پر حصہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ آجکل ایسا ہی ہوا کہ تیرہ سو برس بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا دروازہ کھل گیا۔ اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ موصوفہ و کسوف و فضاں میں موافق حدیث و ارجحی اور فتاویٰ ابن حجر کے ظہور میں آگیا یعنی چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان میں ہوا۔ اور جیسا کہ مصنفین حدیث تھا اسی طرح پرچاند گرہن اپنے گرہن کی راتوں پر اپنی پہلی رات میں اور سورج گرہن اپنے گرہن کے دلاں میں سے بیچ کے دن میں و قمر کا ایسا آگیا۔ ایسے وقت میں کہ جب مہدی ہونے کا دعویٰ موجود تھا۔ اور یہ صورت جبکہ زمین اور آسمان پیدا ہوا کبھی و قمر میں نہیں آئی۔ کیونکہ کتاب کوئی شخص نظیر اس کی صفحہ تاریخ میں ثابت نہیں کر سکتا سو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجروح تھا جو لوگوں نے آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر والسنین تار بھی جس کا ٹکٹا مہدی اور مسیح موجود کے وقت میں بیان کیا گیا تھا۔ ہزاروں انسانوں نے ٹکٹا ہوا دیکھ لیا۔ اب یہی عباد الہی اللہ بھی انکھوں انسانوں نے مشاہدہ کی ایسا ہی طاعون کا پھیلنا اور حج سے روکنا بھی سب چشم غرور ملاحظہ کر لیا۔ ملک میں ریل کا طیار ہونا اذیتوں کا بیکار ہونا یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کے ثبوت تھے جو اس زمانہ میں اسی طرح دیکھے گئے جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے معجزات کو دیکھا تھا اس

میں نے کئی دیر سے اس کا عت کو صاحب رضی اللہ عنہم سے مشاہد کیا۔ از ادب الیام الطحاوی

# تکمیل تبلیغ

مفتون تبلیغ جو اس عاجز نے اشتہارِ کیم و سمر ۱۸۸۵ء میں شائع کیا ہے جس میں بیعت کیلئے حق کے طالبوں کو بلایا ہے اس کی تعمیل شرائط کی تشریح یہ ہے :-

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے بچتا رہے۔  
دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور حیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے۔  
تیسرا۔ اور نفسانی چوہوں کے وقت ان کا مطلوب نہیں ہوگا اگرچہ کبھی اسی جذبہ پیش آئے :

سوم۔ یہ کہ بالانصرہ جو سنت نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کا داکر رہے۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے۔  
چوتھا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روز درود بنائے۔

پنجم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو مکرماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی چوہوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔  
ششم۔ یہ کہ ہر حال میں رنج اور راحت اور غم اور نصرت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے۔ اور ہر حالت میں افسوس و بے بسی نہ کرے۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ اگے قدم بڑھائے گا۔  
ہفتم۔ یہ کہ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور عادت جو اوہوس سے باز آجائے۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے۔ اور قال اللہ اور قال الرسولؐ کو اپنی ہر ایک دستور العمل قرار دے۔  
ہشتم۔ یہ کہ نیکو اور نیکوئی کو بکلی چھوڑ دے۔ اور فحش اور عجزی اور خویش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگ بسر کرے۔  
نہم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور مہم دئی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے۔  
دہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں حصہ نہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک جس چل نکلتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

۱۱۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محسن اللہ یا فوار طاعت و معروف و بانہ حکم اس پر نافرمانی مرگ قائم رہے۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی کشتوں اور تعلفوں اور تمام خداداد ممالک میں پائی نہ جاتی ہو۔

یہ کہ وہ شرائط ہیں کہ جو بیعت کرنے والوں کے لئے ضروری ہیں جن کی تفصیل کیم و سمر ۱۸۸۵ء کے اشتہار میں نہیں لکھی گئی اور واضح رہے کہ اس دعوتِ بیعت کا حکم تخمیناً مدت دس ماہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو چکا ہے لیکن اس کی تاخیر شافعی کی وجہ یہ ہوئی کہ اس عاجز کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی رہی کہ ہر قسم کے رطب یا بس لگ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائے اور دل میں چاہتا رہا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جنکی فطرت میں وفاداری کا اذکار



اور جو کچے اور صریح التیغ اور مخلوب شک نہیں ہیں اسی وجہ سے ایک ایسی تقریب کی انتظار رہی کہ جو سچوں اور  
 کچوں اور مخلصوں اور منافقوں میں فرق کر کے دکھلا دے۔ سو اللہ جل شانہ نے اپنی کمال حکمت اور رحمت سے  
 تقریب بشیر احمد کی موت کو قرار دے دیا۔ اور خام خیالوں اور کچوں اور منافقوں کو الگ کر کے دکھلا دیا اور وہی عام  
 ساتھ رہ گئے جن کی فطرتیں ہمارے ساتھ رہنے کے لائق تھیں اور جو فطرتاً ہی الایمان نہیں تھے اور تھکے اور ماند  
 تھے وہ سب الگ ہو گئے اور شکوک و شبہات میں پڑ گئے۔ پس اس وجہ سے ایسے موقع پر دعوتِ بیعت کا مضمون  
 شائع کرنا نہایت چسپائی معلوم ہوا تا جس کم جہاں پاک کا فائدہ ہم کو حاصل ہوا اور خوشوشین کے بد انجام کی تلخی  
 اٹھانی نہ پڑے اور ناجو لوگ اس ابتلاء کی حالت میں اس دعوتِ بیعت کو قبول کر کے اس سلسلہ مبارک میں داخل  
 ہو جائیں وہی ہماری جماعت سمجھے جائیں۔ اور وہی ہمارے خالص دوست و مقرب ہوں اور وہی ہیں جن کے حق میں  
 خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں انہیں ان کے غیروں پر قیامت تک ذوقِ دوگنا اور برکت اور رحمت ان کے  
 شامل حال رہے گی اور مجھے فرمایا کہ تو میری اجازت سے اور میری آنکھوں کے روبرو کشتی تیار کر جو لوگ تجھے سے بیعت  
 کریں گے وہ خدا سے بیعت کریں گے خدا کا اٹھانے اٹھ پر ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی تمام طاقتوں کے  
 ساتھ حاضر ہو جاؤ اور اپنے ربِّ کریم کو اکیلا چھوڑ دو جو شخص اسے اکیلا چھوڑتا ہے وہ اکیلا چھوڑا جائیگا۔  
 سحرِ فرمودہ ایزدی دعوتِ بیعت کا اظہار دیا جاتا ہے اور مخلصین شرائطِ مذکورہ بالا کو عام اجازت ہے کہ بعد  
 اسے استحضارِ مسنونہ اس عاجز کے پاس موعینہ کرنے کے لئے آویں خدا تعالیٰ ان کا مددگار ہو اور ان کی زندگی میں پاک  
 تبدیلی کرے اور ان کو سچائی اور پاکیزگی اور رحمت اور روشن ضمیری کی روح بخشے۔ آمین ثم آمین : وَاخُذْ عِزًّا  
 ابْنُ الْحَمْدِ وَلِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ : اَلْمُبَلِّغُ : خاکسارِ اخترِ عبادِ اللہ غلامِ احمد از قادیان ضلع گورداسپور  
 ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء : (از تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱۷۶)

**اَمَّا مَلِكُ مَنَكُمْ** | تنبیہ کرینوالے اور تنزیہ کی راہ اختیار کرینوالے ہلاک شد قوم ہے اس لئے وہ اس لائق  
 نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی ان کے پیچھے ناز پڑھے کیا زندہ مردوں کے پیچھے ناز پڑے  
 سکتا ہے پس یاد رکھو کہ جب خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی کفر اور مکذیب یا  
 متردّد کے پیچھے ناز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو اسی کی طرف حدیثِ بخاری کے ایک  
 پہلو میں اشارہ ہے کہ اَمَّا مَلِكُ مَنَكُمْ یعنی جیسے نازی بزرگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں  
 بکلی ترک کرنا پڑیگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا پس تم ایسا ہی کرو کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا اِزام تمہارے سر پر  
 ہو اور تمہارے عمل جبرط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خیر نہ ہو جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی  
 کرتا ہے اور ہر اک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تازی کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے مگر جو شخص مجھے دل سے

آسمان پر اس کی عزت نہیں رہا شیعہ کفر کو دیکھو

## پردہ کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲ جون ۱۹۵۵ء کو بمقام مری جو خطبہ جمہ ارشاد فرمایا تھا اس کے چند ایک اقتباس درج ذیل ہیں:-

پردہ سے مراد وہ پردہ نہیں ہے جس پر پرانے زمانے میں ہندوستان میں عمل ہوا کرتا تھا اور عورتوں کو گھر کی چار دیواری میں بند رکھا جاتا تھا۔ اور نہ پردہ سے مراد موجودہ پردہ ہے۔ صحابہؓ کے وقت میں عورتیں چادر کے ذریعہ سے گھونگھٹ نکال لیا کرتی تھیں جس طرح شریف زنیہ عورتوں میں آجکل بھی رواج ہے۔ چنانچہ ایک صحابیؓ کو کوفہ کی مسجد میں بھیٹے ہوئے تھے کہ پردہ کا ذکر آگیا اس زمانہ میں برفہ کی طرز کی کوئی نئی چیز نہ نکلی تھی۔ وہ اس کا ذکر کر کے کہنے لگے کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کا کوئی رواج نہ تھا اس زمانہ میں عورتیں چادر اور ڈھکے گھونگھٹ نکال کرتی تھیں جس سے سارے کا سارا منہ چھپ جاتا تھا۔ صرف آنکھیں کھلی رہتی تھیں۔

حضرت عائشہؓ کے متعلق تو یہاں تا ثبات ہے کہ آپؐ مردوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنایا کرتی تھیں بلکہ خود لڑائی کی بھی ایک دفعہ کمان کی۔ جنگ جمل میں آپؐ نے اونٹ پر بیٹھ کر سارے لشکر کی کمان کی تھی پس یہ تمام چیزیں جائز ہیں جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ عورت کھلے منہ پھرے اور مردوں سے اخلاط کرے یا اگر وہ گھونگھٹ نکال لے اور آنکھ سے رستہ وغیرہ دیکھ تو جائز ہے لیکن منہ سے کپڑا اٹھا دینا یا کسڈ پارٹیوں میں جانا جبکہ ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں اور صریحاً مرد بیٹھے ہوں یہ ناجائز ہے۔ اسی طرح عورتوں کا مردوں کو شعر گاکا کر سنانا بھی ناجائز ہے کیونکہ یہ ایک لغو فعل ہے۔

اسی خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:-

”میں اس خطبہ کے ذریعہ ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو پردہ رکھتے ہیں تنبیہ کرتا ہوں اور انہیں اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ باقی احمدی بھی مجرم ہیں کیونکہ محض اس لئے کہ فلاں صاحب بڑے مالدار ہیں تم ان کے ہاں جاتے ہو ان سے مل کر کھانا کھاتے ہو۔ اور ان سے دوستی اور محبت کے تعلقات رکھتے ہو۔ تمہارا تو فرض ہے کہ تم ایسے آدمی کو سلام بھی نہ کرو۔ تب بے شک سمجھا جائے گا کہ تم میں غیرت پائی جاتی ہے اور تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت



کردانا چاہتے ہو۔ لیکن تم ایسے شخص سے مصافحہ کرتے ہو۔ اس کو سلام کرتے ہو اس سے تعلقات رکھتے ہو تو تم بھی ویسے ہی مجرم ہو جیسے وہ ہیں۔ پس آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو بے پردہ باہر لیجاتے ہیں اور مکسڈ پارٹیوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ اگر وہ احمدی ہیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم ان سے کوئی تعلق نہ رکھو۔ اور نہ ان سے مصافحہ کرو۔ نہ انہیں سلام کرو۔ نہ ان کی دعوتوں میں جاؤ۔ تاکہ انہیں محسوس ہو کہ ان کی قوم ان کے اس فعل کی وجہ سے انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ لیکن غیر احمدیوں کے متعلق ہمارا یہ قانون نہیں ہے کیونکہ وہ ہماری جماعت بشمولی نہیں ہیں۔ اور ہمارے فتویٰ کے پابند نہیں۔ ان پر ان کے مولویوں کا فتویٰ چلے گا۔ خدا کے سامنے ہم ذمہ دار نہیں بلکہ وہ یا ان کے مولوی ہوں گے۔ لیکن تم اگر ایسے لوگوں سے تعلقات رکھتے ہو جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ اور پھر رسول کریم کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو صرف وہی نہیں تم بھی پکڑے جاؤ گے۔ خدا کہے گا کہ ان لوگوں کو تم نے اس گناہ پر دیری اور جرأت دلائی۔ اور انھوں نے سمجھا کہ ساری قوم ہمارے اس فعل کو پسند کرتی ہے پس آئندہ ایسے احمدیوں سے نہ تم نے مصافحہ کرنا ہے نہ انہیں سلام کرنا ہے نہ ان کی دعوتوں میں جانا ہے نہ ان کی دعوتوں میں بلانا ہے۔ نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا ہے۔ اور نہ ہی ان کو جماعت میں کوئی عہدہ دینا ہے بلکہ اگر ہو سکے تو ان کا جتنا زہ بھی نہیں پڑھنا۔

”اسی طرح ہماری جماعت کی عورتوں کو چاہیے۔ کہ ان کی عورتوں سے کسی قسم کے تعلقات نہ رکھیں تمہیں اس سے کیا کہ کوئی کننا مالدار ہے۔ تمہیں کسی کے مال کی ضرورت نہیں بلکہ تمہیں خدا کی ضرورت ہے۔ اگر تم خدا کے لئے ان مالداروں سے قطع تعلق کرو گے تو بے شک تمہارے گھر میں وہ مالدار نہیں آئے گا۔ لیکن تمہارے گھر خدا آئے گا۔ اب تباؤ تمہارے گھر میں کسی مالدار کا آنا موجب عزت ہے یا خدا اتنا لے گا آنا موجب عزت ہوگا۔ بڑے سے بڑا مال دار بھی ہو۔ خدا کے آگے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ پس میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ آئندہ ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہ رکھا جائے۔ تم اس بات سے مت ڈرو۔ کہ اگر یہ لوگ غلط ہو گئے تو چند سے کم ہو جائیں گے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا تھا تو اس وقت کتنے آدمی پسندہ دینے والے تھے۔ پھر خدا اتنا لے نے اتنی بڑی جماعت پیدا کر دی۔ کہ اب صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ بجٹ سترہ لاکھ ہوتا ہے اور ہم اسید کرتے ہیں کہ دو چار سال تک یہ بجٹ پچاس ساٹھ لاکھ تک پہنچ جائے گا۔ پس اگر ایسا شخص سے جہاں کر

ہماری جماعت کو اتنی ترقی ہوئی کہ لاکھوں تک ہمارا سبب جاسینچا ہے۔ اگر دس پندرہ آدمی نکل جائینگے تو کیا ہو جائے گا۔ ہمیں یقین ہے اگر ایک آدمی نکلے گا۔ اللہ تالے ہمیں ہزار دے گا۔  
پس ہمیں ان کے علیحدہ ہونے کا کوئی فکر نہیں۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ صرف نام کے اسمعی نہ ہوں بلکہ عملی طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے ہوں۔ آمین۔  
(الفضل ۱۸ نومبر ۱۹۵۹ء)

## اخلاق کی صلاح

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ خیال نہ کرو کہ ہم گنہگار ہیں۔ ہماری دعا کیونکر قبول ہوگی۔ انسان خطا کرتا ہے مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب آجاتا ہے۔ اور نفس کو پامال کر دیتا ہے۔ کیونکہ خدا تالے نے انسان کے اندر یہ قوت بھی فطرثاً رکھ دی ہے۔ کہ وہ نفس پر غالب آجائے۔ دیکھو پانی کی فطرت میں یہ بات دکھی گئی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دے۔ پس پانی کو کیسا ہی گرم کر دو اور آگ کی طرح کر دو۔ پھر بھی جب وہ آگ پر پڑے گا تو ضرور ہے کہ آگ کو بجھا دے جیسا کہ پانی کی فطرت میں بردت ہے ایسا ہی انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک شخص میں خدا تالے نے پاکیزگی کا مادہ رکھا ہوا ہے اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ سے ملوث ہیں۔ گناہ اس میل کی طرح ہے جو کپڑوں پر ہوتا ہے۔ اور دور کی جاسکتی ہے۔ تمہارے طبائع کیسے ہی جذبات نفسانی کے ماتحت ہوں خدا تالے سے دور کر دے گا کرتے رہو تو وہ ضائع نہ کرے گا۔ وہ حلیم ہے وہ غفور رحیم ہے۔

(اجنار بدردار جنوری ۱۹۵۶ء تقریر جلیبیہ سالانہ)

## بقیہ صفحہ ۲۹

میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک و دشنبہ۔ فرزندِ دلہند گرامی ارجمند منظر الاول والاخر منظر الحق و العالی  
کائن اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ فوراً آئے  
نور اس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے عطر سے مسح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے  
سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیکے گا اور امیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت  
پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ و کائن  
امراً مقضیاً۔ (۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)



## یشکوئی متعلق حضرت مصلح موعود

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پور کے مقام پر جا کر چالیس دن چلکشی کی اور نہایت تفسیح سے اسلام کی کامیابی کے لئے دعائیں فرمائیں جس کے متعلق خود حضور پر نور فرماتے ہیں :-

خدا نے رحیم و کریم بزرگ و بزرگے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ عزا سہ) نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا :-

”میں تجھے رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپائیہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہنا مادہ جو زندگی کے خواہاں میں موت کے پنجہ سے نجات پادیں اور وہ جو قبروں میں دیے پڑے ہیں باہر آ دیں اور تادین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا تہہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تاضی اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تانا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تادہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تاناہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تحذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک جہاد اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک ذکی غلام لڑکا تجھے ملیگا وہ لڑکا تیرے ہی ختم سے اور تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا جہان آتا ہے اس کا نام خموشا ایل اور لیشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ جس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور خلعت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غبوری نے اسے کلمۃ تنجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم ہوگا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اور وہ زمین کو چار ریزہ لائے گا اس کے معنی سمجھ

## مکالمہ لاجواب باب اول ایک مولوی صاحب و حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

سوال :- آپ کے اصول کیا ہیں دوسرے مسلمانوں سے آپ کا کیا اختلاف ہے؟

جواب :- دعویٰ اس پہلے کا تھا اور اس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض ہو سکتا ہے کہ توریت میں نشان دیکھ کر دعویٰ کر دیا۔

سوال :- حیرت میں بھی اس زمانہ میں کسی نے دعویٰ کیا ہوگا۔

جواب :- آپ کے دعویٰ کے پہلے کسی نے دعویٰ نہیں کیا اور بعد میں بھی باس دلیں اگر آپ ثابت کر دیں تو میں آپ کا کچھ اور تردد نہ کرنا۔

سوال :- کیا مسیح اور مہدی ایک ہیں؟

جواب :- ابن ماجہ ۲۵۶ میں حدیث ہے کہ لا مہدی الا علیہ اور سنن امام احمد بن حنبل میں بھی یہ حدیث ہے جلد ۱ ص ۱۰۱ اَبی ہُرَیْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤْتِيكَ عَنْ عَائِشٍ مِنْكِهَا أَنِّي لَأَقْبِلُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِمَامًا مَّا تَهْتَدُونَ حَاكِمًا عَدْلًا قَائِمًا عَلَى الصَّلَاطِ وَفَقْتُ الْخِزْيَانَةَ وَالْجَزْيَةَ وَتَقَدَّمَ الْحَرْبُ أَوْزَادَهَا۔ اور ہمارے نزدیک کسی مہدی میں ابو بکر بن عثمان و حیدر اور عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ عبداللہ بن حسن مشہور مہدی ہارون کے الدفاتح قطبہ علیہ السلام کے زمانہ میں مہدی ہوگا وہ مہدی اور عیسیٰ ایک ہے۔

سوال :- کیا مرزا صاحب عالم تھے؟

جواب :- ظاہری علوم میں کوئی ایسے عالم نہ تھے ایک مذہبی کل علی شاہ شیعہ شاہ کے رہنے والے مصلی مولوی تھے کہ میں میں مرزا صاحب کے والد صاحب نے ان کے پاس بیٹھا یا اتفاقاً ان اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا عالم بخشا تھا کہ آپ کی عربی کتابوں کے مقابل میں ہندو عربی کے علماء عاجز آگئے آپ جو دعا بہت بھروسہ تھا اور دعا سے خدا تعلق لے لے تو علم آپ کو کھل دیتے تھے۔

سوال :- آپ مجازی معنی کیوں لیتے ہیں۔

جواب :- اچھا ایک شخص کا نام عیسیٰ ہوا اس کا نام مریم ہو وہ ایک صلیب کو توڑے اور ایک شہر کو بیکر قتل کرتے تو کیا نام مان لو گئے کہ یہی موجود ہے۔

سوال :- آپ کے اصول کیا ہیں دوسرے مسلمانوں سے آپ کا کیا اختلاف ہے؟

جواب :- ہمارے اصول یہ ہیں اللہ تعالیٰ ایک ہے مستجمع جمیع صفات کا ملکہ ہے ہر قسم کے عجز و نفیس سے منزہ۔ ملازم ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف کاموں پر مشیتیں ہیں تمام برحق ہیں کتابیں جو ان پر اتاری برحق ہیں۔ جزائز اکاملہ برحق ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ دوسرے مسلمانوں کے اصول دین میں ہمارا کوئی اختلاف نہیں جہاں وہ ایک لاکھ سے زیادہ انبیاء کی وفات کو ماننے ہیں وہاں ایک حضرت عیسیٰ کی وفات کو ہم نے مان لیا تو کیا گناہ ہے ایسا ہی انت محمد میں مکالمہ و مخاطب الہی اولیاء اللہ سے جاری ہے تو مرزا صاحب کے خدا تعالیٰ کا مکالمہ ماننا کیا حرج رکھتا ہے۔

سوال :- مرزا صاحب کیا تھے؟ کیا وہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں؟

جواب :- مرزا صاحب ایسی ہی اپنا نام ہمیشہ غلام احمد رہے جس طرح ہم لوگ ابراہیم اسماعیل وغیرہ نام رکھ لیتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ نے ان کا نام عیسیٰ رکھا ہی اس کی جتنی فورت ہو چکا ہے عیسیٰ کے نزول کا مسئلہ الفاظ قرآنی آنے لگا عَلَیْكُمْ الْبَلَاءُ وَالسَّلَاطُ وَانْزِلْنَا إِلَيْكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْدَادٍ ہم پر غور کرنے سے حل ہو جاتا ہے کیونکہ لوگ وغیرہ عیسیٰ ایسا ہی عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے یہ معنی نہیں کہ آسمان سے اتاریں مرزا صاحب کا ایک شعر ہے من یتیم رسولی دنیا وردہ ام کتاب ہاں ملہم استم و ز خداوند امنزد رم

سوال :- کیا مرزا صاحب مہدی تھے؟

جواب :- ہاں مہدی تھے آپ کے صدق کی دلیل وہ حدیث ہے جو واقعتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ سے عروہ کی کہ ماہ رمضان میں سورج گرہن لگے گا اور میان فی تاریخوں میں اور چاند گرہن لگے گی پہلی تاریخ میں ہوگا یہ نشان آپ کے دعویٰ کے سا ظاہر ہوا



## عجازی نشانات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

(۱) خدا نے مجھے قرآنی معارف بخشے ہیں ۲۔ خدا نے مجھے قرآن کی زبان میں اعجاز عطا فرمایا ہے اس خدا نے میری دعاؤں میں سب سے بڑھ کر قبولیت رکھی ہے (۴) خدا نے مجھے آسمان سے نشان دیئے ہیں (۵) خدا نے مجھے زمین سے نشان دیئے ہیں (۶) خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنا اور مغلوب ہوگا (۷) خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرے پیرو ہمیشہ اپنے دلائل صدق میں غالب رہیں گے اور دنیا میں اکثر وہ اور ان کی نفس بڑی بڑی عزتیں پائیں گے تا ان پر ثابت ہو کہ جو خدا کی طرف سے آتا ہے وہ کچھ نقصان نہیں اٹھاتا۔ (۸) خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تیرا امت تک اور جب تک دنیا کا سلسلہ منقطع ہو جائے۔ میں تیری برکات ظاہر کرتا ہوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے پیروں سے برکت و صفوں گئے (۹) خدا آج سے بیس برس پہلے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرا انکار کیا جائیگا اور لوگ تجھے قبول نہیں کریں گے پر میں تجھے قبول کر دینگا اور بڑے زور اور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کر دوں گا۔ (۱۰) اور خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائیگا جس میں میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا اور منظر الحق والعلما ہوگا۔ گو یا خدا تعالیٰ آسمان سے نازل ہوا تو تیرے عرش کا جگہ راہ تجھ کو لوہیہ مش

## عورتوں کو نیک بنانے کا طریق

— (فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام) —

(۱) جس عورت کو صالح بنانا ہو وہ آپ صالح بننے ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری سے عورتوں کو پرہیزگاری سکھادیں۔ ورنہ وہ گناہ کار ہونگے اور جبکہ اسکی عورت سامنے ہو کر بنا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی؟ تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پیدا ہوتی ہے اولاد کا طیب ہونا وظیم کا سلسلہ چاہتا ہے اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے اس لئے چاہیے کہ سب توبہ کریں اور خدا کو اپنا اچھا نمونہ دکھلا دیں۔ (۲) عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے وہ اپنی بدیاں اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتی۔ نیز عورتیں چسپی ہوئی دانا ہوتی ہیں وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اذیتوں کو حاصل کرتی ہیں جب خاوند سیدھے رشتہ پر ہوگا تو وہ اس سے بھی ڈرے گی اور خدا سے بھی۔ (۳) ایسا نمونہ دکھانا چاہیے کہ عورت کا یہ مذہب ہو جائے کہ میرے خاوند جیسا کوئی نیک دینا ہے نہیں ہے اور وہ یہ اعتقاد کرے کہ یہ ماریک سے باریک نیکی کی رعایت کرنا والا ہے جب عورت کا یہ ۴

عورتوں کو نیک بنانے کا طریق (فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

۱۔ عورتوں کو نیک بنانے کا طریق (فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

# نَجِيّاتُ بَدَنِكَ

(ترجمہ مقدس آیات قرآنی پبلیوشن)

”خفی کہ جب غرق ہونے کی آفت نے اُسے آچرنا۔ تو اس نے کہا۔ میں ایمان لانا ہوں کہ جس مقتدر ہستی پر نبی اسرائیل ایمان لائے ہیں اس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے اور میں سچی فرمانبرداری اختیار کر لیا ہوں میں سے ہونا ہوں۔ کیا اب تو ایمان لانا ہے حالانکہ پہلے تو نے نافرمانی کی۔ اور تو مفسدوں میں سے تھا۔ پس اب ہم تیرے بدن کے بھانپنے کے ذریعہ سے تجھے ایک جزوی نجات دیتے ہیں تاکہ جو لوگ تیرے پیچھے آئیں ان کے لئے تو ایک نشان ہو اور لوگوں میں سے بہت سے افراد ہمارے نشانوں سے یقیناً یقیناً بے خبر ہیں۔“

(از حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ)

خدا تعالیٰ کی جزائیں بھی عجیب پر محنت ہوتی ہیں۔ فرعون ایسے وقت میں ایمان لایا کہ اس کا ایمان موت ایک ہیجان ڈھانچہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے بدن کو بچا لیا۔ اور اس کے ایمان جیسی ہی اسے نجات دیدی تھی روح کو تو فائدہ نہ پہنچا جسم کو بچا دیا کہ دوسروں کیلئے عبرت ہو۔ فرعون کے جسم کے بچائے جانیکا ذکر قرآن کریم کے سوا دوسری کتب میں نہیں ہے بائبل اس امر میں خاموش ہے اور تارخیں ساکت ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی بانیں کیسی سچی ہوتی ہیں آج تین ہزار سے زائد عرصہ کے بعد فرعون موسیٰ یعنی مفتاح کی لاش مل گئی ہے اور قاسرہ کے عجائب گھر میں موجود ہے اور میں نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا ہے چھوٹے قد کا دبلا سا ایک شخص ہے جس کے چہرہ سے حماقت اور خضبت و زور قسم کی صفات ظاہر ہوتی ہیں کچا دہ زمانہ اور کچا یہ زمانہ۔ خدا تعالیٰ نے اس کے جسم کو نہ صرف بچا بلکہ پھلوں کے لئے اسے عبرت کا موجب بنانے کیلئے اس کی لاش کو اس وقت تک محفوظ رکھا ہے یہ آیت قرآن کریم کی سچائی پر کیا زبردست شاہد ہے اور بائبل پر اس کی کس قدر فضیلت ثابت کرتی ہے بائبل کا دعویٰ ہے کہ وہ موسیٰ کے وقت کی تاریخ بیان کرتی ہے اور اسی وقت لکھی گئی تھی قرآن کریم اسے قرینا دوسرا سال بعد آتا ہے اور وہ واقعات بیان کرتا ہے جو بائبل میں بیان نہیں ہیں اور پھر واقعات اسی کی صداقت ثابت کرتے ہیں اور بائبل ناقص ثابت ہوتی ہے۔ بعض مفسروں نے اس فرعون کا نام رعیمس لکھا ہے لیکن یہ درست نہیں رعیمس وہ فرعون تھا جس نے حضرت موسیٰ کو پالا تھا لیکن حضرت موسیٰ کی موت کا زمانہ وہ ہے جبکہ اس کا دوسرا بیٹا مفتاح تخت حکومت پر بیٹھا۔ بائبل سے بھی اس کی طرف اشارہ ملتا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ موسیٰ کی پیدائش کیوقت نبی اسرائیل رعیمس نامی شہر بناتے تھے (خروج باب ۱۱) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کے بادشاہ کا نام رعیمس تھا پھر خروج باب ۱۱ میں لکھا ہے کہ وہ بادشاہ مر گیا۔“

۱۳۵۵ء میں اسرائیل کے بادشاہ نے فرعون کی لاش کو قاسرہ کے عجائب گھر میں محفوظ رکھا ہے

۴۴ اور دوسرے پاس موسیٰ آئے۔ پس رعیمس کا بیٹا مفتاح تھا جس کے پاس موسیٰ آئے تھے اور وہی غرق ہوا۔ نیز دیکھو



# ہمکیت ناک مشکوئیاں

سب از حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلاۃ والسلام

زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اس روز سے انسان پیدا ہوا۔ ایسی انتہائی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات پر وزیر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ ادیبی آفات زمین و آسمان میں ہوں تاکہ صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں دیکھا جاتا انسانوں میں ایک اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہو گا۔ اور بہتر سے بھلائی کے پائیں گے اور بہتر سے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازہ پر ہیں کہ دنیا ایک دیامت کا نظارہ دیکھ لی اور نہ صرف زلزلہ بلکہ اور بھی ڈرائیو والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات دنیا پر ہی کر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے ہوا ایک بڑے مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ہم ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جب تک پہلے رسول نہ بھیجتے ہیں اور تو بہ کر سوائے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائیگا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو ہرگز نہیں انسانی کاسوں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ تم خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اسے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اسے نیشیاں تو بھی محفوظ نہیں اور اسے جزائر کے رقبے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری نذر نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد بیگانہ ایک مدت کے خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مگر وہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ مصیبت آئے۔ اپنا چہرہ دکھانا چکا جیسے کان سننے کے ہوں وہ سننے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی بارانی کے نیچے سب کو جمع کر دوں یہ ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہو ہیں میں مسیح پر کتابوں کی اس کتاب کی نسبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوع کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائیگا اور لوگوں کی زمین کا واقعہ تم ہیچتم خود دیکھ کر گئے ہو خدا غضب میں دیکھتا ہے کہ وہ تمام پر رحم کیا جائے جو خدا کو

(۲۵) (از شہید الہی ملا) بھڑا ہے وہ کیا ظلمات نہ آدوی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ زندہ۔ (از شہید الہی ملا)

## زین حوالے

- ۱۔ لَا فَتَى إِلَّا عَلَى لَا نَسِيَهُ إِلَّا ذُو الْفَقَارِ۔ اس کے معنی نہیں ہیں کہ علیؑ کے سوا کوئی فتی ہی نہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ نہ اس جیسا کوئی فتی ہے اور نہ اس جیسی کوئی تلوار ہے۔ چنانچہ لَا يَنْبَغِي بَعْدَهُ نِي كَابَعِي يَہی مفہوم سمجھ لو۔
- ۲۔ بخاری جلد ۲ ص ۲ پر لکھا ہے۔ فرمایا آنحضرتؐ صلعم نے مسیح نامی سرخ رنگ گھٹکر یا بے بالوں و پوٹ سے سینہ والا خفاہ آئینہ الامور در میا نہ قدح و بصورت گندمی رنگ اور اس کے بال پیٹھ پر پڑے ہوئے ہونگے۔
- ۳۔ ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳ فرمایا آنحضرتؐ صلعم نے بنی اسرائیل کے ۲ فرقے ہو گئے تھے اور میری امت کے ۳ فرقے ہو جائیں گے۔ سوائے ایک کے باقی سب کے رب جہنمی ہوں گے۔
- ۴۔ مسلم جلد ۱ باب فصل الصلوٰۃ ص ۲۴۲۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں۔ میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے۔ اگر آخر الانبیاء سے مراد ہے کہ کسی قسم کا بھی آپؐ کے بعد نبی نہیں ہو سکتا۔ تو پھر مسجد بھی کسی قسم کی نہیں بنی چاہیے۔
- ۵۔ قرآن مجید میں عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے مثیل کا نام احمٰل بتلایا۔ نعمت اللہ واجب ولی نے اپنے قصیدہ میں بھی احمٰل نام بتلایا۔ اور اقتراب الساعة ص ۶۷ پر لکھا ہے کہ اس امام مہدی کا نام احمّد ہے۔
- ۶۔ عبّاد الف، ثانی سرمنہی مکتوب ص ۵۵ میں فرماتے ہیں کہ علماء ظاہری حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور ان کے مجتہد راستہ پر بوجہ دقیق ہونے کے اس کا انکار کر دیں گے۔ اور اس کو خفائے کتاب و سنت جانیں گے۔
- ۷۔ بیکھرام آریہ آنحضرتؐ صلعم کو کالیاں دیا کرتا تھا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۲ فروری ۱۹۳۳ء پیشگوئی فرمائی وہ ۶ سال میں ہلاک ہو جاوے گا۔ چنانچہ ۶ مارچ ۱۹۳۹ء کو وہ ہلاک ہو کر پیشگوئی پوری ہوئی۔
- ۸۔ رَاٰ اَنْتُمْ طَعْمَ الْاِنْسَانِ دَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ اِبْعَثْهُ كُنْزَ الْاَعْمَالِ۔ جب انسان عاجز و کر رہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان تک اٹھالے جاتا ہے۔

علم طیب مسیح موعود یعنی طبی نسخہ جات حضرت اقدس مسیح موعودؑ میں دو سو کے قریب تجربات ہیں جو بختری مذہب کے ۱۰ سال تک لکھے گئے۔